



# سرائیکی

بہن تھی فرید آباد ول      مونجھاں کوں نہ کر باد ول  
 جھوکاں تھیں آباد ول      ایہا نہیں نہ دہی ہک مہنی



حکومت پنجاب کنون کا بجلیس تے لائبریریاں یکتے منظور تھیں

## کتابیں دی سنڈیر

کتاب دا ناں	قیمت فی جلد	کتاب دا ناں	قیمت فی جلد
۱۔ لغات فریہ	۴۰۰۰۰	۱۱۳۔ رستم تے سہراب	۱۵۰۰۰
۲۔ سرانیک اردو ڈکشنری	۲۵۰۰۰	۱۱۴۔ گنگا لیاں	۱۵۰۰۰
۳۔ سرانیک اردو بول چال	۳۰۰۰۰	۱۱۵۔ قوجہ ناری	۳۰۰۰۰
۴۔ سرانیک قواعد تے زبانہ انی	۲۵۰۰۰	۱۱۶۔ کوڑا خواب	۱۵۰۰۰
۵۔ سرانیک اوراسکی نثر	۵۰۰۰۰	۱۱۷۔ سو بختے دا خلق	۳۰۰۰۰
۶۔ سرانیک زبان تے ادب	۵۰۰۰۰	۱۱۸۔ خیابان غم	۴۰۰۰۰
۷۔ سرانیک شاعری دے	۲۰۰۰۰	۱۱۹۔ قصہ تے پڑ قصہ	۱۰۰۰۰
۸۔ اوزان تے قوافی	۱۵۰۰۰	۱۲۰۔ رسول کریم دے مہیزے	۵۰۰۰۰
۹۔ سرانیک مطالعہ دے	۵۰۰۰۰	۱۲۱۔ دلہنار	۴۰۰۰۰
۱۰۔ فرودس ننگال	۵۰۰۰۰	۱۲۲۔ چاوپہر دی تاریخ	۵۰۰۰۰
۱۱۔ خواباں وچ خیال	۲۰۰۰۰	تے ثقافت	
۱۲۔ سیج ڈکھاں دی	۲۰۰۰۰	۱۲۳۔ نازد .. ناول	۵۰۰۰۰
سیج پٹلاں دی		۱۲۴۔ تنواراں	۴۰۰۰۰
		۱۲۵۔ سنہرے صبا میں	۵۰۰۰۰

جھوک سرائیکی • سرائیکی ادبی مجلس ہال پورہ



اے رسالہ حکومت پنجاب دے مالی تعاون نال طباعت تھئے۔



## THE OPENING

## الْفَاتِحَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ ۝

Praise be to Allah, the  
Lord of worlds, The  
Beneficent, the Merciful,  
Master of the day of  
Requital.

سب تعریف اللہ سے واسطے ہے۔ جو سب  
ہمان و پالنے والا ہے۔ کوذا مہربان  
نہایت رحم والا ہے۔ ذیہ جزا و  
مناک ہے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ  
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝

Thee do we serve and  
Thee do we beseech for  
help. Guide us on the  
right path, the path of  
those upon whom thou  
hast bestowed favours,

اشار صرف تیری عبادت کرندے ہیں۔ تے  
صرف تیڈے کنوں مدد منگدے ہیں۔ اساکر  
بدھارستہ دکھا۔ رستہ انہاں لوکاں دا  
جنہاں اتے تیں انعام کیتے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

Not those upon whom  
wrath is brought down  
nor those who go astray.

انہاں لوکاں دا رستہ نہ جنتاں  
تے غضب ہتیا۔ نہ گمراہاں دا رستہ۔



## گالہ ہمار

پرچے دی نویں ترتیب کوں بہوں لوکاں نے پسند کیتے تے اُنہاں ساکوں خط دی لکھن۔ اساڈی پہلی  
ڈینہہ توں خواہش ہے جو سرائیکی کوں حوالے دا پرچہ بناو، ایس سلسلے وچ ساکوں لکھاریاں دا تعاون حاصل  
نئیں رہیا۔ پر اسان ہمت نہ ہاری تے لکھاریاں دا دور کھڑکیندے رہیتے ہیں۔ تے کھڑکیندے رہسوں۔  
پچھلے شمارے وچ ہک مضمون شامل کیتا ہ۔ میندی اشاعت نال کجھ لوک ناراض تھین۔ اساڈا  
ہک اصول رہیا ہے۔ جو اسان کہیں دی دل آزاری نہ کروں تے اے گالہ پورے یقین نال اکھڑکے ہیں  
جو اسان ایس اصول تے ہٹ دی کاربند ہیں۔ ناراض دوستاں دی خدمت وچ گزارش ہے کہ ساکوں  
ہک مضمون ملیا اسان اذکون چھاپ چھوڑے۔ تہاڈے کاوڑ سبھرے خط دی اسان ایس شمارے وچ  
شائع کریندے پئے ہیں۔ اے ادب بکث جاری رہی تے اساڈے کول کجھ پئے خط دی موجود ہن۔ جیڑے  
اسان آئندہ شمارے وچ پیش کرلیوں۔ امید ہے توہا کوں اے سلسلہ پسند آسی۔ ایس ساری بکث  
دا مقصد کہیں کوں رنج و غم نہ کیوں بلکہ ادب بکث نال غلط فہمیاں دور کرنا ہے۔ اگر ایس بکث وچ ساکوں  
تہاڈے طرفوں مثبت جواب ملدا رہیا تاں اے جاری رہی۔

اسان ہر اشاعت وچ آپریں مسائل دا ذکر کریندے رہیتے ہن۔ تے اے مسائل زیادہ تھیندے  
دیندن۔ تہاں اگر اساڈے ایس کم کوں ہانہ پھلی ہٹ تے دنہا گھنوتاں دل اے مسئلے اساڈے واسطے  
مسئلے نہ رہن سرائیکی کوں گھر گھر پہنچاؤ تے معاونت کرتے اساڈے سفر کوں آسان بناؤ۔  
سرائیکی کوں مزید خوبصورت بنادن کیتے اسان تہاڈے مشوریاں دے منتظر ہیں۔





## تکلف برطرف (اردو)

گزشتہ ماہ اسلام آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ راستے میں جہلم اور یارانی علاقے سے گزرے ہوئے۔  
تو دیواروں پر چٹانوں وغیرہ پر محکمہ زراعت کا ایک اشتہار نظر سے گزرا جو مونگ پھلی کی ترقی وادہ  
قسم سے متعلق تھا۔

### مونگ پھلی "بانگی 354" کاشت کریں

شاعر تو ہم نہیں ہیں مگر واہ واہ، مونگ پھلی اور بانگی! کیا خوب، بے اختیار منہ سے  
نکلا مگر ارشاد... عطا ہو، بانگی مونگ پھلی یقیناً کیلوری سے بھرپور ہوگی!  
مونگ پھلی ویسے بھی ہمیں مرغوب رہی ہے۔ یہ ایک عوامی ڈرائی فروٹ ہے۔ سفر یا  
حضر، بس سٹاپ پر انتظار کی بوریٹ مٹانے کے لئے یا سینما میں، پبلک پارک ہو یا دریا  
کا کنارہ، چڑیا گھر کی سیر... آہ چڑیا گھر! کہتے ہیں دانے دانے پر کھانے والے  
کی خبر ہوتی ہے۔ یہ بات مونگ پھلی کے دانوں پر بھی بعینہ صادق آتی ہے۔ لیکن میں  
جب ہم بندروں کے پنجروں کے پاس جاتے تو ان کے قریب مونگ پھلی کو دیکھ شرارت سوچتی  
پہلے تو ہم پنجرے کا سروے کرتے۔ پھر کوئی مناسب موقع دیکھ کر چھڑی سے بندروں کو ڈراتے جب  
بندر ڈر کر ایک طرف ہو جاتے تو ہم اسی چھڑی سے مونگ پھلیوں کو سلاموں سے ایک ایک کر کے براہ  
کریلتے۔ اور بندروں کو چڑا چڑا کر کھاتے۔ جو حضرات فارون کو اپنا پیر و مرشد مانتے ہیں۔ انہیں  
یقین ہو گیا ہو گا کہ دارون کی انسان۔ بندر والی مقیورسی کا محل وقوع بھی کوئی چڑیا گھر ہی ہو گا۔  
اور اسکو یہ تحریک "بانگی" سے ملی ہوگی۔



مونگ پھلی کی ترقی دادہ قسم کے لئے 'بانگی' کا نام کسی باذوق کی تجویز ہے۔ نام تجویز کرنا بھی ایک فن ہے مثلاً سبلائی کی مشینوں میں 'سلیقہ سبلائی مشین' ایک اچھا نام ہے۔ 'سنگر' بھی کسی حد تک 'کرا سکو چلاتے وقت ترنم تو پیدا ہوتا ہے۔ مگر 'ترنم شکے' کچھ موزوں نہیں۔ کیا وہ شکے کو کھڑا کرتے، پھر پھڑپھڑاتے ہیں؟ 'پرد از شکے' پردوں کی مناسبت سے ایک عمدہ نام ہے۔ شکوں کے ناموں پر تبصرہ کرنے لگیں تو کسی سے ماہی رسالے کی پوری جلد درکار ہوگی۔

بعض نام کارخانے کے مالک اپنے نام کی مناسبت سے رکھ دیتے ہیں۔ یہ انکا حق ہے۔ عبداللہ فین کا بھی یہی معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح غیر ملکی نام 'فورڈ' اور 'سوزوکی' بہت معروف ہیں۔ یہ فورڈ اور سوزوکی تو یوں سمجھیں جس طرح پاکستان میں 'چودھری' ہے کہ ہر طرف، اور ہر زمانے میں انکا بول بالا ہے۔ 'چودھری' فورڈ یا 'چودھری سوزوکی' تو جاندار نام ہیں 'بامعنی' یا مقصد مگر لیجئے۔ بلی مارکہ اگر جی 'کوئی وجہ تسمیہ سمجھ آتی ہے؟ اگر جی کی خوشبو کی اگر تشہیر مقصود تھی تو بے نظیر اگر جی، بھی دلفریب نام تھا۔ یا اگر بلی کے ملائم جسم کا سہارا ضروری تھا تو بلی مارکہ تیکھے، صیغہ تھا۔ اس طرح گلہری کو بھی کیا یا جاسکتا ہے۔ صابن و گائے سوپ' ایک اور نام ہے۔ جس سے آپ مانوس ہوں گے۔ گائے کا سوپ۔ (دیکھو) سے تو تعلق تو نہیں چھوٹا البتہ سوپ (دیکھو) ہو تو بات بنتی ہے۔ یا دیا ہندو حضرات گائے کے پیشاب سے طہارت اور ہاتھ کا تعلق جوڑتے ہیں۔ اسلئے صابن گائے سوپ میں شاید اس نسبت کی طرف اشارہ ہو۔

بہر حال ہر شخص اپنی مرضی کا مالک ہے۔ ریاست مل ہو، سمندر خاں ہو یا جاگیر سنگ، پسند اپنی اپنی۔ 'ملائم سنگ' کیا نام ہے؟ پسند آیا؟ اور مسکین خان؟ کسی زمانے میں 'نسیم' اور 'شعیم' کا بڑا چرچہ تھا۔ کہیں بچی پیدا ہوئی اور سب سمجھے اور مسیح سمجھے کہ وہ یا تو نسیم ہو سکتی ہے یا شعیم۔ ہج کل 'فی زمانہ' ذرا قاف کا زمانہ ہے۔ یا 'یاسر' کا اور فیصل کا۔ بعض ناموں سے بالکل پتہ نہیں چل سکتا آیا یہ مردانہ ہے یا زنانہ۔ آپ بتائیے 'انیلہ خاں' مرد ہونا چاہئیے یا عورت؟ 'شعیم' چودھری صاحب مناسب رہے گا یا 'شعیم' چودھری؟ گرمی کا موسم ہے بات مختصر کرتے ہیں۔ مشہور زمانہ 'کوکا کولا'، 'ڈرنک لیجئے'۔ ویسے 'شکر کولا' سے لے کر 'جرنول' کو لے کر دستیاب ہیں۔ اسی طرح 'فادی سکرن' پر 'مسوٹائٹ' کے شوٹ کیس کو جس



رات سے ہمتی نے ٹھوکریں ماری ہیں۔ بازار سمسونائٹ سے بھر گیا ہے۔ حتیٰ کہ کچی جماعت کے بچے لے  
چیتھڑے بستے پر بھی یہی نام چمکتا نظر آتا ہے۔ ڈا بجسٹوں کی تو کیا ہی بات ہے۔

آج ایک اور نام جو آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ وہ ہے پبلک سکول جب سے یوں  
۱۹۵۲ء سے بہاولپور میں صادق پبلک سکول قائم ہوا تھا وہ دن اور آج کا دن ہر چھوٹے، بڑے شہر میں  
بلکہ ہلکے بڑے سڑک ہر موڑ پر ایک پبلک سکول موجود ہے۔ نیا سکول کھولنے والے کے سامنے  
ویسے تو بڑے حوالے ہیں۔ مثلاً رائل، ماڈرن، مسلم، کیڈٹ، گریمیر، وغیرہ کو آگے پیچھے جوڑ کر  
انگلش میڈیم یا پبلک سکول کا لاحقہ جوڑ دیں۔ نیا ہرے سائے کے رنگ بڑگی جھنڈے سے تو ہر آنے پڑی  
گے۔ مگر اس سے ایک اعلیٰ معیار اور پانچ سو روپیہ ماہانہ فیس کی بنیاد بھی تو رکھی جاسکتی ہے۔  
نام بنائے کام۔ اور کام بنانے دام یا یہ رنگ بڑگی جھنڈے دیکھیں اور سمجھ جائیں کہ کوئی انگلش  
میڈیم سکول ہے۔ نہیں تو پیٹرول پمپ ہوگا۔

بعض نام ہی ایسے ہوتے ہیں کہ سنستے یا ہنسستے ہی پورا مفہوم سمجھ آ جائے۔ مثلاً دھانسل،  
صاف ظاہر ہے۔ یہ کھانسنے کا دوا ہے۔ المیہ ہر کسی کو دواؤں، جوشاندوں سے محفوظ رکھے۔ ایک  
دوا جس سے ہم بال بال بچتے رہے۔ وہ "زیڈول" جو گنگے پن کا شریطیہ علاج ہے۔ ہم مسلسل گنگے ہوتے  
رہنے کے باوجود اس قدر مایوس اور ناامید رہے کہ کبھی ایک شیشی استعمال نہیں کی۔ جوں سے ہم  
گنگے... معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے جادو کیا ہوگا۔ یہ جادو ہی تو ہوتا ہے جو سر جزد کر بوتا ہے۔

جا ہم دیں۔ ہے ہیں جہاں ہمیں جانا ہے۔ یہ درمیان میں چند جملے معترض آگئے۔ مونیو غ سخن  
ہے کسی نام کی مناسبت یا وجہ سمیہ۔ ویسے قطع موضوع ہوتا ہے "بعض گنگے پیارے بھی لگتے ہیں۔  
جیسے نواز شریف صاحب ہیں۔ جن کے گنگے کا میں فین ہوں۔ کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ گنگوں کی کل پاکستان  
انجمن بنا دی جائے۔ بلکہ بین الاقوامی انجمن بنا کر ایک بین الاقوامی دن منایا جائے۔ اور یہ نفس نفیس  
سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے گنگے حضرات کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کیا جاتے۔ ایسی ہی ایک  
انجمن کا پہلے ایک خوبصورت نام تجویز کرنے کا مسئلہ ہوگا۔ نام ایسا ہو کہ سنستے ہی پورا مفہوم یا ماحول نظر  
میں آسکا جائے۔

نام ہو تو ایسا سو... لگے ہاتھوں آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ "سرایکی" نام کیا پرکتی ہیں۔



یہ نام کیسے وجود میں آیا یہ تو کوئی محقق اور دانشور یا تاریخ دان ہی بتائے گا۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ملتان، ریاستی (بہاولپور میں) دیر سے مال، جگوال، ہشکی، مظفر گڑھ، شاہ پوری، لہندا کی بجائے "سرائیکی" کا متفقہ نام تسلیم کر لیا جانا ایک نعمت سے کم نہیں۔ ذریعہ اسمعیل خاں سے جبکہ آباد تک چاروں صوبوں میں بولی، سمجھی جاتے والی ہر زبان اس وسیع کے شعور، یکجہتی اور خوشنختی کی علامت ہے۔

## صدیق طاہر تے ممتاز حیدر ڈاہر نمبر

سہ ماہی "سرائیکی" بہاولپور تقریباً پانچویں سالوں کے سرائیکی ادب دے سانگے کم کریندا پڑے ایسے زمانے کوں فخر دی حاصل اے جو سرائیکی وچ لکھن آہل آج دے دے تے سوہنے لکھاریں دیاں منہ ہلیاں لکھتاں ایندے وچ چھپنیاں رہ گئیں۔ سرائیکی لکھاریں نال ایسے زمانے دی نینہ پھول پڑاں اے۔ نیشہ دار اے رشتہ نبھاؤں سانگے سہ ماہی "سرائیکی" دا اگلا شمارہ ڈو عظیم سرائیکی لکھاریں صدیق طاہر مرحوم تے ممتاز حیدر ڈاہر مرحوم دی یاد وچ "خاص نمبر" شائع کریندا پے۔ سرائیکی لکھن تے پڑھن آئے لوکیں کوں ارداس اے جو انہاں مرحوم ادیبوں دی شخصیت تے فخر بارے اپنیاں لکھتاں فوراً بھین۔ مرحومین دیاں خاص تحریراں دی چون، آف چھپیاں تصویراں یا لکھتاں دی جیکر کہیں مہربانے کینوں موجود ہوں تاں امارہ سرائیکی کوں بھجاوین۔ اسان آہاں دے حقورے نال اچھیاں لکھتاں تے تصویراں چھپیسوں۔

(ادارہ)



## اشو لال فقیر

اسی دے جڑا کے وچ سرائیکی شاعری دیاں جیندیاں جاگدیاں آوازاں وی ہک پینگھ  
 نظر آندی اے۔ ایس پینگھ وچ رفعت عباس، اشو لال فقیر تے عزیز شاہد دے رنگ توں  
 عہد دیاں بشارتاں پیندن۔ اُنہاں بشارتیں وچوں ہک بشارت ”چھیڑو ہتھ نہ مری“ ہے۔ اے  
 اشو لال فقیر وی شاعری اے۔ توں سماجی شعور نال آرٹ کون ہک ذمہ داری دے طور تے قبول  
 کریندیں ہوئیں اشو لال آکھن اے جو ”اُساں شاعری دے مکمل شعوری ذمہ داری ہووَن دے نظریے تے  
 یقین رکھیندے ہیں۔ تاں جو او بمب ٹرور دے جدلیات عمل وچ اپنے وسیب تے آوندی مٹی نال  
 ولا جڑے اے کم یقیناً سیاسی ہوندے، شاعری دے محض رمز تے معرفت ہووَن کون رد کریندیں  
 ہوئیں؟ اشو لال فقیر اپنے ”چھوکر“ آوندی شعری بیت کون انڈین متھالوجی نال ول گنڈھے،  
 فارم دے حوالے نال اشو دے تجربے لوک گیتیں تے کافیں وچوں اپنے رنگ پختن۔ آوند آکھن  
 اے جو آوندیاں اے نظماں آوندے اتی نسل بھیا د نال نال آوندے وسیب تے آوندی محرومی دا  
 اجتماعی نسل بھیا وی ہن تے او مارشل لا وچ جوان تھئے ”چھیڑو ہتھ نہ مری“ کہلاں، گناہیاں،  
 تے، گناہیاں تے گنگلاں (اُچ دے معنیاں وچ ورنگ کلاس) وی شاعری اے جیہ کنوں آوند  
 سارا سوہنپ چمک کراہیں اوپر حوالے کیتا گئے۔





## پکھی واس



بھانویں ہووے کچھ پستل دا  
 بھانویں تحت ہزار  
 نہ کوئی ماڈی ساڈے تانویں  
 نہ کوئی محل منارا  
 آساں پڑ دی پاہ وے ڈھولن  
 آساں مٹی گارا  
 نہ دس پیرے نہ ہتھ مری  
 نہ کوئی آنت بنارا  
 رستہ ساڈے سردا سائیں  
 رستہ کچھ ہزار



## سوچ مکھی



آساں مونجہ نماشاں والی  
 آساں چپ ای چپ  
 سوچ مکھی آندے تانویں،  
 جیہڑا دھپ ای دھپ



## انتھارہ

گالیاں گھپ لیا میں اندر  
 تندرائے پھلاں دی مونجہ  
 جیون کھتی کوچ،  
 نہ سرمیاں نہ منگیاں مانہیں  
 نہ کوئی دس دی جھوک  
 قبریں دے پرچ لوک  
 نہ کوئی آپٹا نہ کوئی سونہاں  
 نہ کوئی تار نہ جیت  
 تندرہ تندرہ پیت





## جیون نام اڈاری

نیل نیل سمندر سا ڈیاں اکھیں دے پرچ روکے  
ساڈے اندر سدا مسافر بڈکھ دا انت نہ جوکے

بھانویں رات نہ ٹکے جھلک دھپ دھانوں دھانوں  
ورد دتھا دن والے موسم آون یا نہ آون

ساڈے بہرتے چھت اسمانی کھیاں ہیٹھ: پچھا نویں  
ہنجور منجیوں سا بڈا ورثہ ساڈی مونجہ دے ناما نویں

کھتھاں سورج برف پگھاری کھتھاں شام گزاری  
اپنا کم بڈا نہ ہون جیون نام اڈاری

## بن باس

نین بچے جل پیری متھی گئے  
لکھ سمندر شکتے  
اتساں اپنے اندروں ترویں  
جھل جھلک وینج لکے  
دت دی ورد نہ ٹکے



## حاکم حکم منشا یا

پنجن مجا دن مینہ تے سا دن  
چیترو سا کہ اجایا  
منصب وار منادی کیتی  
حاکم حکم منشا یا

پنجل درگا ہوں پنجن بگدے او،  
بار بنائیں بگدے  
شاہ حسین کون پڑھ بگدے او  
یسے مجا نیس بگدے



## پلوہ دی جھڑی مناؤں

پلوہ دی جھڑی مناؤں سائیں  
پلوہ دی جھڑی مناؤں  
پہ پتھاری تھتے آکھوں  
منہڑے من پکاؤں  
پلوہ دی جھڑی مناؤں  
زرس دی گنڈ بڑ ساؤنوں سرتی  
نیشاں وچ رچاؤں  
پلوہ دی جھڑی مناؤں  
دھپ نیکلے ماں پڑیاں نہوٹ  
دہڑے چنکا دھاؤں  
پلوہ دی جھڑی مناؤں



## ازمیش دی ہک پتی رت

پڑ دی پلوہ دی  
ساؤں تل تل گونجوں لٹھیاں  
سددھ نہ لٹھی ساؤں دی  
ات داری دی سر می لہری  
توں نہ آہوں رستوں



## اُثر

روزِ ناشیسیں ہیرِ مں اُتے  
 پڑیاں جھیرِ لادون  
 کانواں ماسجدِ اساذِ پورہیا،  
 تنِ نکل تے آہنے  
 انگٹیاں چرگِ پھرے توں خالی  
 جیونِ پست پلوتا  
 بسانیں ساکون کونہ بٹایو  
 انساں کیکڑے لکھے  
 نہ سوہرے نہ پیکے۔



## پکھنی نہ ڈرایا کر

انساں پکھی اُترے  
 اینویں گھر دی ہیر تے  
 لکھاں دی مٹھ آہنے  
 آپ چا بنیدے ہیں  
 آپ چا و پھیندے ہیں،  
 اینویں نہ توں بھول دے  
 ہتھاں کوں اُلا دے،  
 پکھیاں دے پلوتے کوں  
 اپنے سیرتے چٹایا کر  
 پکھی نہ ڈرایا کر۔





## مکھ مہاندرا

چن ہولی رت رتاوڑی،  
 چن سین دا روپ تے نگ  
 چن بکا بھاگ سہاگ دا  
 چن کٹھ مالا چن ونگ  
 چن تھل وچھاوے چاندی  
 چن جنگل پھیرے بک  
 چن پڑ پڑ جھسٹر کھبڈا  
 چن پل پل جاگدی اکھ  
 چن ماڑی تے چسڑہ رڈنڈا  
 چن کھلدا چالیس بیٹھ  
 چن ساوٹ، چنوں، سانوٹی  
 چن دہی تھل تے بیٹھ  
 چن سب رتاں من بھاندرا  
 چن سنیں دا مکھ مہاندرا



## چندر جھات

وٹے چھوہر چندر چکوری  
 تیدی لوں لوں عرش اڈراک  
 تیدے اندر کھبڈ بھاپ دی  
 پنے کھبڈن چیترو ساکھ

تیدے مکھ تے چھنی چاندی  
 تیدے سینے بکھن پور  
 نت آپ کریں من مستیاں  
 نت آپ وٹاویں نور

نت بھرے آٹاری پریم دی  
 تیدی سدا سہاگن ذات  
 وٹے چھوہر چندر چکوری  
 چن دیہڑے پاوٹے جھات  
 شالا و سدی زہوی رات





## جیون اُنت نکھیڑا

کا نہہ دے ویلک ویلک چوں  
 سورج تھیوے کھڑا  
 پتھوں پار بھائی اُوندی  
 ہیر دی ٹھیلے جیہڑا  
 پوہاں دے بکھر دس رسیے  
 بن پوہاں کیا جیہڑا  
 جوں پھراں دا میل حیات  
 جیون اُنت نکھیڑا



غذائیت  
 نالہ

تے

عمدہ  
 معیاری

بکھر پور

دزنے تے کوالیٹے دی ضمانت

مقبول فلور ملز۔ بانی پاس وڈ ہال پور۔  
 6178  
 6169

موز  
 مارکہ  
 انا



## ”قہر — امر کہانی“

قہر — خرد و ایس پیا تھیندے کہ کتاب ”ہیت دے پندھ“ چر بکڑ منم تماشے ہم۔  
 دستور زمانہ داتھا طاقتاں اے جہا کہ ”تراشیدم۔ پرستیدم۔ شکستہ“ تے عمل تھیوے ہا۔ پندھ ہووہ  
 حسن و خوبی پرست انسان۔ اہماں خود ساختہ مورتییں نال دل بگاڑیٹاں اتے کتاب ”امر کہانی“ چر  
 ترک پلک سنوار تے انہاں کوں ای ادب مندر چر سہار کیم۔ جیں پرستش (خود پرستہ) دایزہ چکے اہل  
 کوں اپنے حسن دی تکیل دا شعور ہا گئے۔ دل جتہ جتہ دم کمال حسن دا اساس دتھے اتھا نیو  
 سنگ تراش (منم گر) دی خامشی تہر نظری اے۔  
 سالانہ ۱۔

تم نے تیشے کی دھک سننی تھی

بہت نہ جتے تو کسی قہر کا پتھر جتے

ہر منم کوں اپنے منم گر کنوں شکوہ ہوندے کہ میں ایس نہ ہواں ہا۔ اوں ہواں ہا۔ میوں  
 ایس نہ بنا دیں ہا۔ اوں بنا دیں ہا۔ تہوں تہ مندیب گلشن نا آفریدہ — مرزا غالب فریاد یکت  
 اے کہ جگر نقش فریاد کی بے کسی کی شوخی، تحریر کا ۱ لیکن کوئی تعمیر، اداں ویلے تخلیق بندھے  
 اے۔ جیرھے ایس دھرتی تے موجود معروض تخلیق کار دے تخلیق وجدان دا پلایا ہر ایس  
 پیرہن۔ پیندے۔ ایس صودت حال چر کوئی دی تخلیق کار۔ اپنی تخلیق یا منم گر اپنے منم دے خواہشیں  
 دا اسحیر کیوں متی بگدے۔ بس۔ کتاب ”ہیت دے پندھ“ کنوں کتاب ”امر کہانی“ اتے دل مضبوط  
 ”امر کہانی“ تینس۔ ایس کشمکش دی ای تات اے۔



تبراشیدم منم بر صورت خویش

بہر زنگی کہ ہستم - خود پرستم

منم خسانہ دی ایس تا ت کوں در گھر چلوں - دل قفسہ دی صورت گری ایس پٹی تھیندی  
 اے کہ جسیدہ سدہ ماہی سرانگی بہادر پور - (شمارہ اکتوبر ۹۱ء تا مارچ ۹۲ء) دے مضمون بعنوان  
 "امر کہانی" وچ میڈے ہک تونسوی سچن کتاب "پیت دے پندھ" کوں مہد ساز کتاب قرار  
 ڈتے۔ کتاب "چولیاں" کوں سرانگی نثر دے خزانے وچ قیمتی موتی آکھتے۔ البتہ "سرخن منم"  
 ہون دے ناطے غالب دی طرز انداز سی نہ کریندیس ہوئیں دی۔ سرانگی زبان و ادب دے مرزا جمال  
 بختیں دی قصیدہ خوانی کریندیں خوب خوب لفظی سہرہ بندی کیتی گئی اے۔ اتے مصنف کتاب نال  
 پرانی خار دے ناطے۔ ذاتی تنقیدیں کا کوڑ۔ تحقیر دی کنڈی اتے تحسرس دے کورنہ۔ دے خار ہائے مغیلا  
 نال نوازیا گئے۔ کہ غالب اتے ذوق کوں ترجیح کیوں ڈتی گئی۔ اتے کہیں وی زبان و ادب دی تاریخ  
 بارے۔ ابتدائی کتابیں وچ "استاد ذوق" اتے "مرزا غالب" (علامتی ماں) بارے ترجیحی  
 سلوک محسوس تھین۔ تاریخ دے دد گے سوز وچ حسب معمول دی گالھ سمجھا دیندے۔ کوئی  
 غالب اے کون ذوق اے۔ ایندا فیصلہ دی آپ وقت تے تاریخ کریندی۔ ترجیح اتے عدم ترجیح  
 تاں فنی معاملہ اے۔ اتے تاریخ داحسن ایہو ای تاں ہے کہ او معرض و موضوع داسو کٹھا اتزان  
 ہوندی اے۔ بہتوں تاں بار بار اتے ہر دور اپج لکھی دیندی اے۔ اتے ہر دفعہ اوندے حسن اپج  
 نکھار آندے۔ دودھارا تھیندے۔ کہ کائنات وچ گل حسن بسیار اے اتے آساڈی تلساڈی  
 داماں گنگہ تنگ اے! تاں جو معروف مورخ ٹانن بی دی جگ مشہور کتاب "مطالعہ تاریخ"  
 (۳۰ جلدیں) دی حرف آخر نیس لکھی گئی۔ کہ ایندے وچ مادی بدلیات دے فلسفہ کوں رد کرن دی  
 بین السطور کوشش نظر دی اے۔!

وقت دی دیوی دی ٹہ دے کھسکار یا اثران دی سرسراہٹ چا آکھو۔ نال جڑے نقوش۔  
 معرض حقائق یا انسانی اذہان تے۔ دیندن۔ انہاں دے دافع اثرات۔ کتب تاریخ وچ عصر بہم  
 ڈیٹھے اتے پڑھے دنخ سبکدن۔ شبلی نعمانی دی کتاب "شعر العجم" تے پردیسر محمود شیرانی۔ کتاب  
 "تنقید شعر العجم" لکھی۔ اینویں پردیسر براؤن دی کتاب "تاریخ ادب عرب" (انگریزی) اتے مورخ



گیتن دی کتاب "سلاطین ہندوستان" (انگریزی) دے بعد انہاں موضوعات تے کتابیں لکھیاں  
گیاں جنہاں وچ عصری تبدیلیاں کنوں علاوہ۔ فکر انسانی دے اہم موڑا تے لائے دی پرصرے تھئے۔  
لیکن ایس سدی سادھی گالہ کون منٹ منٹ پہن دی نخل نیٹیں کرنا چاہیا کہ دل دی طویل عرصہ تہیں اہنیت  
پہلی کتاب کون حاصل رہندی ہے۔ بنیادی کتاب "شعرا لعم" ..... بعد وچ آؤن والی صرف تنقید  
شعرا لعم "ہوسی۔ شعرا لعم نہ بن سکی کہ ادیت دا فخر صرف اصل کتاب کون رہندے۔ البتہ غالب کون  
آؤندا فن بنیدے اتے دل وقت۔ "امر کہانی" تاں صرف امر لوکیں دے امر ادب دی۔ سوٹھی۔ سمول  
اتے بھر پور کہانی اے۔ ایس کون جیکر "آب حیات" سمجھا گئے۔ تہ شکر یہ بہر حال ایس گالہ کون صرف  
نظر نیٹیں کیٹا وینج سبکدا۔ کہ "آب حیات" دا پیالہ ..... پیوٹ والا عمر خضر مائیندے اتے اندیشہ ہائے  
دور دراز وچ بتلا سکندز۔ تاریخ دے شہر بابل وچوں خالی ہتھیں راہی۔ مدد تھی ویندے۔ !!  
میڈے تونسوی سچن (منم) کون "آؤندی" انا دی اسپری "نعرۃ الحق" دے نال نال لا موجود وی  
اکھائے جویں تہ انہاں احساس ہی کہ جیتے تائیں لائے تھیں۔ انا دی منزل نیٹیں مل سگدی۔ اول لا موجود  
دی کیفیت دا بیان ستو۔

"جنہاں لوکیں کون TIAN T بنائے پیش کیا گئے۔ تھی سبکدے جو جڈاں سرائیکی ادب دی  
تاریخ دیانتداری نال لکھی تاں انہاں دا ناں رعایتی طور تے آؤنچے تہ ڈی گالہ ..... "  
..... و کمزور دی ڈھائی دے جتنے ناں ہن انہاں دی زیادہ تعداد موقع پرستیں  
دی ہی کہ چٹھاں وچوں کوئی ناں وی ایس وقت سرائیکی وسیب تے کوئینی۔ .....

مضمون امر کہانی۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۵ء

- چلو گالہ مک لگئی۔ مالھا پھر گیا۔ کیٹیں کیٹیں تے۔ اے وی ڈیکھو بے چلو !۔
- ۱۔ سیٹیں حسن رضا گرونی (۲) سیٹیں سید نذیر علی شاہ مرحوم (۳) سیٹیں دلشاد کلاچوی۔
  - (۴) سیٹیں بشیر احمد ظامی مرحوم (۵) سیٹیں ڈاکٹر مہر عبدالحق (۶) سیٹیں صدیق طاہر (۷) سیٹیں کیفیہ
  - جامپوری مرحوم (۸) سیٹیں میر حسن الحیدری (۹) سیٹیں اختر بلوچ (۱۰) سیٹیں نصر اللہ خان ناصر۔
  - (۱۱) سیٹیں حیدر رائی مرحوم (۱۲) سیٹیں سرور کر بلائی (۱۳) سیٹیں اقبال سوکڑی (۱۴) سیٹیں ممتاز زید ڈاہر۔
  - (۱۵) سیٹیں تحسین سہائے دالوی (۱۶) اسماعیل احمدائی۔ اتے گھٹ کنوں گھٹ ہک درجن پے لکھاری۔











کے نیتیں بڑھایا.....“

ایویں محسوس تھیں کہ انہاں کتاب پڑھی وی کوئینی۔ بلکہ اپنا آتے آتے اپنے سنگتیں دا ناں دے گولینے۔۔۔۔۔ حالانکہ پوری تحریک کون سن وار ادوار ERA وچ دنیایا گئے اتے ہر دور دیاں خصوصیات اجمالاً بیان کیتیاں گئیں۔۔۔۔۔ نمونہ اے پڑھ گھنوا۔۔۔۔۔

”..... اے تہ بھلا دور سن ۱۹۶۷ تا ۱۹۷۷ء۔ کول آنکھ زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ۔ وی کیفیت دا زمانہ ۱۔ جیندے وچ سرائیکی شعور دی اکھ پاک دھرتی دے آفت تے اپنے آپ کون ہک ملحدہ ثقافتی اکائی..... صفحہ ۹۱ تا ۹۷۔ امرکہانی۔

”..... ایں چوتھے دور ۱۹۷۷ء کنوں ۱۹۸۷ء تائیں دے ابتدائی سالیں وچ کجھ ودھیک روشن خیال اتے ترقی پسند سڈ ویکٹ ولے..... (صفحہ ۱۰۲ تا ۱۱۳)

میڈے توں سوئی سمجھن جیڑے غائب خیال لوکس۔۔۔۔۔ !!!

وی بزم خولیش مناشدگ (خود ساختہ) کریندیں ہوئیں۔ داویلا کیتے اتے بے انصافی۔۔۔۔۔

دل دھائے۔ انہاں دے حوالے نال (بینکوں میں پیار بھرا ناں۔۔۔۔۔ سا بھج سینہ پارٹی ڈتے)

امرکہانی دچوں ہک آفتاب س دی ڈتے۔ جیڑے حاکم آپنی مظلومیت ثابت کرن ٹھانئے انتہائی قص۔۔۔۔۔

ادھورا اتے بے ربط۔ ڈتا گئے۔ ہمتوں میں ایندا باقی حصہ لکھداں۔ دل تساں آپ انصاف کرو کہ یے انصافی کتاب امرکہانی وچ متھی ہر مضمون ”امرکہانی“ وچ۔

”..... اے لوک کلمہ بطور (ANGRY YOUNG MAN) دے پڑ وچ

داخل تھس۔ تحریک کون نگری اتے ادب میدان وچ بنیادی طرحاں تاثر کیتے تے اے وچ وی اد اگل صفت دے آپنے اپنے انفرادی توڑیں اجتماعی مورچے وچ ساگی جذبے اے قوت نال ڈٹے ہوئے ان۔ انہاں دی نگری پنج، جذبہ نمونہ اتے قوت کار دا اظہار۔ مسلسل تصنیفی اتے تنظیمی کماں دی صورت تھیں دارہ دیندے.....

تحریک سرائیکی انہاں دے وجود نال کھاتا اتے گلی رنگ.....

..... انہاں دے متبرعات مسٹر نگری وادلی تاریک جیڑے انہاں کون کون ہا قف

نہیں۔ کلمہ دی اے سا بھج سینہ پارٹی اپنی تحریک سرائیکی کثیر جہتی وچ آکاڑا ہے۔ جیندی ہک



مسلل پڑاؤر دی ہے۔ اتے سرائیکی زبان وادب وچ نشئت ہک مکتب فکر دی — ا۔

(کتاب امر کہاٹھ صفحہ ۱۲۹)

ایں کنوں علاوہ انہاں دے ای حوالے مال ہک بیا اقتباس ملاحظہ کرو۔  
 ”انجمن ترقی پسند مصنفین دے پنجاب سالہ جشن کراچی وچ سرائیکی دانشوریں، استاد جیس کون  
 ملندہ وفد دی صورت وچ دعوت دتی گئی۔ اتے مدارتال پینل وچ پلہا کے خطاب دا خصوصی موقع دتا  
 گیا۔ سرائیکی لوک سانجھ قائم تھی۔ شاخاں گلیاں۔ پروگرام۔ میلے منعقد تعین اتے جریدہ (کتاب لڑی)  
 ”سنہاٹ“ دا اجراء تھئے۔“

(کتاب امر کہاٹھ صفحہ نمبر ۱۲۲)

صرف ۱۴۰ صفحے دی پوری کتاب ”امر کہاٹھ“ کھنگال وچو۔ کہیں دی ہے گروپ دی اتلا  
 ڈوڑی اتے ورگھی مدلل مداحی نہ ملیسی۔ میں اسے سمجھ کجھ ہک ادب مورخ دی دیانت اتے ذمہ داری  
 سبجہ کے اعتراف حقیقت طور لکھئے۔ کہیں تے مقورا نہیں کیتا اتے جیکرا جاں دی۔ مدوح کوہ  
 مداح کنوں اتے منہم کون منہم گر کنوں شکایت اے تہ دل آکھیا ویسی کہ تعریف سٹن ہک چکاء جیندا  
 کوں انت کوئینی۔

پچھلے ڈو ڈہاکیں وچ جیڑھی رفتار مال شعور سرائیکیات اگوں تے ودیئے بکاء اُسیر۔ اُسیر۔  
 جوان تھئے۔ اوندے وچ تونسوی دانشوریں۔ ترقی پسندیں لوک سانجھیں (کیا اے تریئے ہم معنی ان۔  
 —؟) دا کردار بھرپور اے ہتھوں ناقابل فراموش اے۔ ذیرہ فازی خان ڈوٹرن وچ لوک سانجھ  
 دی کارکردگی بے حد موثر اتے بھرپور اے۔ باقی ڈو ڈوٹرینیں وغیرہ وچ دی معقول حد تائیں پھیلے۔  
 اتے اثر اندازی — تاریخ دا حصہ اے۔ جیندا بیان امر کہاٹھ دے آخری چالھی صفحات وچ  
 حسب موقع محل پوری جلوہ گری اتے حشر سامانی مال موجود اے۔ لیکن اے آکھن کہ ”سنہاٹ کنوں بعد جیڑھا  
 سرائیکی ڈائیلاگ شروع تھئے او اُساڈی ڈات“ — کتے حد تائیں حقیقت تے مبنی اے ایندے  
 اتے آلا یاد بخ سبگدے۔ کیا ایں عرصے وچ جیلا دی سرائیکی ادارے قائم تھیں۔ جرائد دا اجراء تھئے۔ بیاری  
 کتاباں تصنیف تھیں۔ کانفرنساں برپا تھیں۔ یونیورسٹیاں وچ اپیل مچی اے۔ سرائیکی شعبہ قائم تھئے۔  
 انہاں ساریاں واسو میلا مانگواں اتے اُدارا اے۔ اے صرف متاثرین ان۔ سرائیکی تحریک سانگے انہاں



۱۱. آپٹا - INITIATIVE کوئی کوئینی - اے ترقی پسندی - ۹۹

کنوں صرف مانگوں تانگوں باس مذمت سرائیکی پالی دون - ۹۱

(۱) افراد وچوں ڈاکٹر عبدالحق سیٹیں دے ادارے - کتابیاں لکے انہاندے شخصی سماجی رول

(۲) جرائد وچوں ماہنامہ سرائیکی ادب "ملتان دے مدیران -

لکھاری اتے متعقین و قارئین اخبار پور دے جرائد و اخبارات - افراد ادارے -

(۳) شعبہ سرائیکی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور دے اساتذہ - شاگرد وغیرہ -

(۴) ریڈیو - ٹیلی ویژن ویاں نشریات وغیرہ -

(۵) سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور - سرائیکی لائبریری بہاولپور - مجلس سرائیکی مصنفین پاکستان

منظفر گڑھ - ملتان سرائیکی عوامی سنگت کراچی اتے ایس قبیل ویاں بیاں پورے ملک وچ قائم تھیں -

کم کرن وایاں - ان کسٹ انجمنیں - ایسوسی ایشنیں - علاوہ ازیں سیاسی سرائیکی پارٹیاں - خصوصاً

سراییکی قومی مومنٹ اتے پاکستان سرائیکی پارٹی) - اپنی پرنسپل ڈور وچ (۱۹۷۰ سنوں آج تائیں

مجموعی طور سرائیکی ڈائیلگ دے دو سارے اتے اثر اندازی والے CONTRIBUTION - کنوں کیوس صرف

نظر کیتا وینے سبک دے - تحریک اچائے سرائیکی تان انہاں اجزائے ترکیبی بعد لوک سانجھ وغیرہ نال

عبارت اے - سرائیکی کنوں سرائیکی تحریک دے حوالے نال پاکستان دے عمرانی مطالعہ کنوں جڑے حوالے

نشان بر تعیندن - اتے سرائیکی ڈائیلگ دے سارٹیس محرک قوتیں دا حال - کتاب امر کہانی دے معنی

۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳ اتے خصوصاً اتے پورے الباب ۱۴ تا ۱۶ وچ عمومی طرح مجملہ بیان تھی گئے -

سچن! عمری سچائیں کون قبول تے تسلیم کرن بذات خود ہک وڈی آفاقی سچائی اے -

کتاب امر کہانی وچ بیان چھئے ہوئے سرائیکی مکاتیب فکر و ادب (اسکولز) وچوں ملتان اسکول تے بہاول

اسکول نال تان کوئی چھوڑ چھاڑ نیئیں کیتی - کہ انہاں کون تان سنگم دنا ئیں کنوں لمیں (جنوب) شہ

تونس کنوں آجے (شمال) اے دریائے سندھ کنوں پوادہ (مشرقی) نال کوئی واسطہ کوئینی - انہاں

تان صرف "دیرہ اسکول" کون چمک کراہیں تونسہ میونسپلٹی دی حدود وچ ان کے "تونس اسکول"

بنا چھوڑے - شومی قسمت کہ ایس "اسکول دی عمارت" نہ بنی ہی تان او وی پٹوا وچن ہا -

البتہ انہاں ایس جالہ دی کوئی دلیل تیں ڈتی کہ اسے کیوں دیرہ اسکول نیئیں - تونسہ اسکول اے -



حالا کہ سنیں عزیز شاہد۔ سنیں اسلم ربوہ پوری۔ سنیں عاشق بنادر۔ اتنے سنیں تاج کو پالم دیوہ این قتب  
 فکر سے ہی افراد ان اتے توفہ شہ یکتا کنوں باہر دے۔ رہ کو ان۔ حالانکہ ہر اسکول دیال کتاب بہت  
 نمایاں خصوصیت بیان کیتیاں کین۔ اصل باہر ماسے جتے کہ انہاں توں نہ ادوار ادب مال واسطہ لے  
 اتے نہ کتاب فکر مال۔ بس انہاں دے فکر عمل دا مہیار ہو اسے کہ۔ ”مام نام جیپنا۔ پرایا  
 دل اپنا۔“ ویسے سنیں ہو ریں اپن طبع زبان دی ایہو جیوں نکھرن۔ ”میں راجا مام نہ مانہ  
 پر متو مہو جیوں سو بھاوک سیکو“۔ مگر پویندے اس زبان نہیں کہ اتہر ابلاغ واسطہ پیدا تھیندے۔  
 اتے آپ فیضت تحریر پچ ایس مسئلہ دے (ابلاغ) قابل کوہنہی۔ سنیں ہو ریں دے ترقی پسند  
 دوست دی ایس ”عالمی“ زبان دے تحریریں توں پنجاب یونیورسٹی لائبریری وچوں پرائیجی بندہ اور  
 سنسکرت زبان دے ڈکشنری میں مال سمجھن دے ناکام ترے کریندے رہہ فیضت۔ دل دی  
 کہیں دی پر نتو راج میتی سیکو اتے ترقی پسندی تے کوئی حرف نہیں آندا۔ اے جگہ  
 کہیں حد تائیں غیر تنقیدی ہن تے کہیں حد تائیں پرسنل دی ہن۔ بقول انہاں دے  
 صفحہ نمبر ۱۲ ”ضمیمہ ۲۔“ کیا کر جیے بڈا جیوں بیکارڈ درست رکھو واسطے اینویں کرنا  
 پوندے (دل کیدی اکھا ہے۔) کیا اسے کتاب امر کہاں ڈا متیان نہیں کہ ایندے وچ پہلی دفعہ سرائیکی  
 فکر ادب دی خصوصیات دی بنیاد تے مکاتیب فکر (اسکولز) بٹائن۔ اتے ادوار فکر کرے انہاں  
 کوں ارتقاء تے فکر دے معیار تے نشا بڑھیتے۔

کتاب امر کہاں۔ کہ لٹریچر ہسٹری ساگا اے۔ زبان و ادب دی عصر بہ عصر تاریخ توں  
 بانڈاز نگشتن بیان کیتا گئے۔ کہ کہیں ہر زبان دے تدبیرکی ارتقاء کوں ایس اسلوب پچہ لکھیا گئے؟  
 میڈے مطالعے وچ ایہو جیوں کوئی کتاب نہیں آئی۔ تہوں ایس کوں متغیر اسٹائل دی کتاب آکھیا گئے۔  
 سرائیکی زبان و ادب دی تاریخ (عصر بہ عصر واقعات) کوں معروفی حقائق دے پیش نظر۔ پوری طرح  
 کو جڑ دے بعد ذمہ دارانہ انداز وچ لکھیا گئے۔ جیویں تہاں ہر کتاب تاریخ پچ مومنوع۔  
 (SUBJECTIVITY) یعنی مؤرخ دا نگاہ نظر دی شامل ہوندے۔ نا تاں او واقعات  
 کیٹلاگ۔ انٹرویو پولوی یا کجہ بیامتی پودے کتاب تاریخ نرے مایں سانکے کتاب امر کہاں وچ ادب  
 تاریخ دی موجود اے۔ ادب ادوار، اتے ادبی فکر مکاتیب فکر اتے ارتقاء تبدیلیں دا جائزہ وغیرہ۔



دے درکھاں بٹائے۔ دل ایندے فن ساخت (CRAFTMANSHIP) دی ماد تاں ڈیوچا۔  
 گھر دایستری = چلہ داؤٹا نہ سمجھو۔ وسعت قلب آتے علو فکر پیدا کردہ ایس ساگا دا SPAN. دی  
 سجدہ ویسی اتے انیل ناور وال NEIGHT. اتے ہنر (ART) دی !  
 جیکر دستی رسول پور دے احمد ان قبیلہ۔ سرائیکی قلم قبیلہ کون ڈوٹ درجن کنوں زیادہ لکھاری ہن۔  
 (پڈٹ واحد بخش بلوچ کنوں بنت احمدانی تائیں)۔ اتے پی کونوی دی اتلا کی دستی دے رہا کو شہر ملتان  
 لاہور۔ ڈیرہ دی گالہ نیس پی تھیندی) ایس ادب علمی پڑوچ ایندے نال بر نیس مچا سبکدئی تہ دل متاؤ  
 کنوں تاں اکینٹ نوٹیاں دینج سبکدیاں۔ کیا انہاں دا ڈوہ صرف ایہو اے کہ مصنف کتاب دی دستی اتے  
 اوندے ہنر "نال تعلق رکھدن۔ اتھال لفظ قبیلہ یا خاندان دی استعمال کینا ورنج سبکدیا۔  
 مولانا نور احمد خان فریدی اتے اوندے دو فرزندوں دا ذکر متھے تہ اونکوں "جھگا" لکھتے دے۔  
 جیکر انہاں دے ترجمے لائق پتر دا ذکر تھوے ہا تہ دل اونکوں دی "ہنر" بنا چھوڑ دے۔ (لفظیں دا چناؤ تہ  
 قلمکار دی علو فکر اتے حرمت قلم دی گواہی ڈیندن) نیس واحد بخش بلوچ، اسلم رسول پوری، بشید  
 احمد کٹر، بنت احمدانی، ہاشم چمن اتے اسماعیل احمدانی دے مطبوعہ کتب۔ رسائل اتے تنقیر  
 رسائل اخبارات وچ مطبوعہ تحریری مواد دی مجموعی ضخامت، معیار، اہمیت اتے اثرات دے اتے  
 تحریر کی خدمات دے پہچان سالہ دور کون جیکر ۱۴ صفحات دی کتاب وچ صرف چوڑاں جاہیں تے بیان  
 کیتا گئے تہ دل کھڑھی بے العافی تھی پئی اے۔ ٹساں تونسوی احباب دا ذکر دی تاں کتاب دے ڈو  
 درجن (۲۴، ۲۵) جاہیں تے آئے۔ (واحد بخش خان بلوچ سبکدیا وچ عزیز الرحمن کھٹی دا ممبر ہا اتے  
 کتاب سبکدیا وچ چھپی اے) مضمون امرکھانی وچ جیڑھی گالہ سرائیکی دی عہد ساز کتاب "پیت دے  
 ہندو" کنوں شروع مکتی او مصنف کتاب دی ذات دے سبکدیا "تائیں ان پنتی"۔ حالانکہ ایندا  
 کول دی جواز موجود کوئینا ہا۔ سوائے ذہنی پستی دے۔ میڈے سرو قد تونسوی جاناں! شالائیڈی  
 قیامت شال قامت دی خیر ہووے۔ لفظیں دے چٹاواتے لب ولہجہ دی متانت تے بردبار  
 نال قلم دا تقدیس برقرار رہندے۔ جیتدے نال قلمکار دی شخصیت دانو نہٹا ایج بر دے۔  
 جیڑھا کہ ہر سچے تخلیق کار اتے قاری کون عزیز ہوندے۔ اساڈی پیار مہری شہر دی بولی تاں انوی  
 ای ساڈیں کنوں لفظیں دے پیارے روپ اتے لب ولہجہ دے مٹھاس دی امین رہی اے۔ ناال



دنکو ونک دے حرف الفاظ۔ تراکیب۔ جملے۔ تشبیہاں۔ استعارے اتے علامات۔ اُساڑی امیر  
 کیر ماہ بولی سرائیکی دے حضور دست بستہ موجود رہن۔ جیں کنوں ہوں کہہ عاریتاً کہیں کراہیا۔  
 کہہ نہیں لکھیا ورنج سبگدا۔ الفاظ دے معانی۔ مفہوم۔ اتے انہاں دے محاوراں اتے تمثیل  
 استعمال سمجھ کے انہاں کنوں استعمال کریندے کرو۔ (مطالعہ دی عادت پیدا کرو) تساکوں خبر موجود نئے  
 چاہیڑے کہ تشبیہات۔ استعارات اتے علامات تاں *Sooranga* اوتار مثل ہوندتے  
 جیڑے کو پچھوں تے دل کے بے احتیاط شکاری کون وی گناہل کرن دی صلاحیت اتے رجحان رکھن۔ لیکن  
 نہ..... اے تاں طرف۔ طرف دی گالہ اے

کتاب امر کہانی دچ تساکوں صرف خامیاں اتے کوتاہیاں نظر آئیں۔ کون وی خوبی نہیں ڈسی۔  
 حالانکہ حق دے متلاشی اتے غیر جانبدار۔ منصف مزاج قارئین بطور مفادین۔ خطوط۔ ٹیلیسی آرار  
 (بینی تعداد ستویں وچ اے) ایندے مواد۔ معیار۔ اتے اسلوب بید دی بے حد تعریف کیتی اے۔  
 تساں وی گھٹ کنوں گھٹ۔ آپنی ماء بولی دے پلے لڑیری ساگادے انداز بیان۔ تکنیک۔ ڈکشن  
 اتے پشت وقار کون چاسارا ہوا۔ عہد ساز کتاب۔ اتے قیمتی موتی جہیں نثری کتاب دے  
 مصنف دی توجہ کتاب۔ جیڑھی جواں ساگی ٹرانس (*TRANCE*) وچ لکھی گئی اے۔ ات تساڈ  
 اپنے آکھن موجب ”پیت دے پندہ“ وائسل اے۔ تساکوں ایں کتاب طرح عیوب پئے نظردن۔ کون ”نگین  
 چشمہ“ تاں لکھے پاتا ہویا۔ کتاب تاں کتاب۔ تساکوں تاں مصنف کتاب وچ عیب پئے نظردن۔  
 انسان دی ذات اتے صفات دا آبلہ ڈڈا انکار۔!! روح انسانیت کیا آکھسی!!

سچن! تنقید تاں توازن دا اعتدال داناں اے۔!!

کتاب امر کہانی دچ سرائیکی شعردادب دی معتبر آواز۔ سکیں اشولال فقیر داناں سہوارہ گئے۔  
 جیں سانکے معذرت خواہ آں۔ حسن اتفاق اے کہ کتاب ”آب حیات“ پہلا ایڈیشن دچ دی نظیر اکبر آبادی  
 دا ذکر نہ متی سگیا بلکہ البتہ شیں ہو ریں دی کتاب ”چیمڑ دہتہ نہ مری“ اتے (۲) اجڑ گلا پار دا۔ بریدہ  
 سو جیلا دچ چیمپو اچکاں۔ بہر حال ایں ”بھول پوک“ دی طافی۔ کتاب امر کہانی دے ذریعہ  
 ایڈیشن دچ کر دت ویسی جیڑھا جو ۱۹۹۳ء وچ چھپ ویسی۔

قصہ گیا جگر۔ اسان دل آلو سے گھر۔!



پر ولیدیں ولیدیں — ہک ہیا جھیرا ہینٹرا دی مہکائی چلوں۔  
تونسوی صاحب لکھدن ا۔

..... ”دنیا بھر دے آزادی دے تحریکیں وچ جو ترقی پسند دانشوریں دا کردار  
۲۰ ویں صدی پچ کہیں ہا تحریک اِسلاما شائیں کیتا۔ اتے ایہو فریضہ سرائیکی ادب وچ ترقی پسندی ادا کیتے۔  
ترقی پسندی سرائیکی ادب کون نویں آفت ڈتہن اتے مضبوط فکری بنیاد ہتیا کیتی ۛ.....“

سچ ترقی پسندی دے تحریک سرائیکی وچ بھرپور کردار کون میں کتاب امر کہانی دے صفحات ۱۲۱-۱۲۹  
اتے صفحات نمبر ۱۲۱-۱۲۹ اتے پوری ذمہ داری اتے دیانت داری نال بیان کر کے ایس موضوع دا پورا پورا اح  
ادا کر چھوڑیئے۔ اہے صفحات ہک دفعہ ولا پڑھو۔ اتے بہتر ایس تھیسی کہ پوری کتاب پڑھو۔ جیکر اگے پڑھ  
دے تہ ولا پڑھو۔!

البتہ چتے تائیں مجرد ترقی پسندی دی گالہ اے اوندی اول تعریف متعین کر دیا۔ ول گالہ تھیو  
ترقی پسندی دی تعریف (DEFINITION) صفحہ ۱۰۳ امر کہانی میں ڈساواں ا۔  
(”وسائل ذوق اتے افارہ اے اقتدار وچ جمہور دا عادلانہ اشتراک“)

ایس اصول دے تحت مقرر کردہ اہاف دے حصول دی جدوجہد وچ جو کوئی فکری۔ قلمی سماجی  
سیاسی۔ یا کہیں ہا صورت مثبت صورت شامل رہندے — اوت ترقی پسند سبڈیندے  
ہر کوئی آپنے فکر و عمل کون ایس میزان تے چا ذرا کرے۔

البتہ ترقی پسندی دا سوشلزم نال اتے سوشلزم دا روس۔ چین ملکیں نال کوئی بنیادی مستقل  
تعلق کوئی نہیں۔ اے ڈوہائی (ترقی پسندی۔ سوشلزم) انسان دے فکری۔ معاشی۔ سماجی اتے سیاسی  
سفر دی ہک ارتقائی سمت دی نشاندہی کریندن۔ جیڑھا پندھ صدئیں کنوں جاری اے اتے صدئیں تائیں  
رہیسی۔ دھاپے دھوڑے تان ہر سفر دا لازمی حصہ ان — شہاب بناتق تان سبھ نہیں ہوندے۔  
صبح کاذب دے بعد صبح صادق ضرور تھیندی اے۔

سوشلزم دا موجودہ گڑدھال — تاریخ دا جہراے۔

وجوہات ا۔ (۱) فارمولا (FORMULA) — نظریہ سوشلزم دے فارمولے ہا  
کجہ بنیادی غلطیاں۔







## رمضان طائب

### دی شاعری

جیویں پت جھڑ دے موسم دے بعد ویرانیاں تے مونجھاں کوں ہاسیاں تے مسکاراں دا  
 ویس پوڈن پکتے بہار دا موسم آندے۔ پونبلاں وچ ساہ پئے ویندے۔ ٹنگلیاں تے پھللاں دے  
 جھومری جھمڑاڑی لاتے باغ دی زونق دھار پیندن۔ پکھیاں دے گھاؤں روحاں پکتے امرت  
 بن ویندن۔ اونیویں آج دا دور دی سرانیکی ادب پکتے توہیاں رتاں دیاں سوکھڑیاں گھن تے آئے  
 نظم دا میدان ہووے یا نشر دی وادی، آج دے ادیبوں تے شاعراں ویلے دیاں لوڑاں کوں سمجھا  
 ہوئے آپناں فرض نبھاؤن پکتے قلم دی ٹور کوں تگھاکر ڈتے۔

لکھاریاں دے قافلے وچ نہیں رمضان طائب ہوراں دا ناں سُنچا پو تے سرکڑھواں ہے  
 طائب ہوراں دی اے خوش نصیبی اے۔ جو انہاں کوں سُنیں نور محمد سائل سُنیں استاد شاعر دیاں  
 علمی تے ادبی محفلاں توں فیض حاصل کرن دا موقع ملے۔

انہاں دی شخصیت دی کتاب دے ورقے وولاؤں تاں ساکوں کلام دی اصلاح دے  
 ملے وہ استاد دے باطنی فیض دیاں دل چمک تے رنگیل تصویراں دی نظر آندن۔ طائب ہوراں  
 دی جاتی دے مکان اچ جھاتی پاؤں تاں اساکوں انہاں دیاں خوبیاں دے منظر ڈیکھ تے اے  
 اکھن پوندے جو۔

ع ابھی اگلی شرافت کے نمونے پائے جاتے ہیں

سادگی، شرافت، انکساری۔ انہاں کوں ہک فات اندر کھٹھا کروں تاں ہک پیکر بندے  
 تے آدن پیکر دا ناں ہے رمضان طائب۔

آکھیا دیندے جو کہیں شاعر دے کلام وچ آوندی شخصیت پلیندی اے۔ طائب صاحب  
 دے کلام دا مطالعہ کروں تاں اے گہاں سو فیصد سچی لکھدی اے۔ انسان دوستی، اسلامی سوچاں



تے کھڑے خیالاں دے حوالے نال انہاں دی شاعری جیاتی دے اعلیٰ مقصد دا دو رہنما کریندی اے  
 انہاں دا رسالہ "زمینک" سرائیکی وسیب دی ترجمانی دے نال نال لوہی نسل دی رہنمائی فرض دی ادا کریندا ہے۔ "فسریدہ" مراثی و شہادت  
 یزنازیناں دی طرفوں چھپسٹھ آریاں کتاباں تے ادبی پروگرام سیں رمضان طالع ہوراں دی ادب نال  
 ان کھٹ محبت دے وڈے ثبوت ہن۔

میڈی انہاں نال ڈیرہ غازی خان دی ہک ادبی تقریب اپج ملاقات تھئی ہئی۔ اوائلی  
 محبت تے گرجو شعی نال ملے جو محسوس تبصیرا جو شیت اُساں مَدِتاں توں ہک ہے سکوں چھانڈے  
 ہن۔ ول انہاں دے سرائیکی شعری مجموعے "جھڑیاں" دے مطالعے دا موقع ملیا تاں انہاں دے فن  
 دے رنگارنگ پہلوواں توں سونہاں قیمتی۔

سیں رمضان طالع ہوراں کہیں ہک شعری صنف وچ آپٹیاں صلاہیتاں محدود نیس کیتیاں۔  
 حمد، نعت، کافی، غزل، گیت، قطعے، ڈوہرے۔ انہاں ہر صنف وچ اپنے مشاہیراں تے تجربی  
 گوں من کھسواں روپ ڈے تے قاری اگوں پیش کیتے۔ حمد دے علاوہ انہاں دیاں غزلاں  
 وچ دی عرفانی رنگ نشا بھر نظر دے۔ اللہ سیں دی رضا تے انسان راضی تھوے تاں اوکوں دیناں  
 وچ اسی سکون دی دولت مل ویندی ہے۔ سیں رمضان طالع فرمبندن۔

ہر تات کوڑی مات ہے

سچی خدا دی ذات ہے

سکھ دی تمنا کیوں کران

ڈکھ دی تاں اوندی ڈاہت

خدا تے توکل کرن والے کول غبی امداد ملدی اے۔ اوزہ کہیں توں ڈر دے تے  
 نہ دینا دے کوڑے سہارے گلیندے۔

بقول رمضان طالع۔

اللہ دا نال گھجن کے طالب توں دھو بلا ڈے

بیڑے توں کلاں دے تھیندے ہمیشہ پارے۔



اخلاقی تدراس کون چھوڑتے انسان پریشانیوں دا شکار تھی دیندے۔ طالب ہوراں اُجڑا  
انسان دیاں روحانی بیماریاں دیاں دجہاں وی ڈسنتے اُنہاں داخل وی ڈسائے۔ کجھ شعر دیکھو۔

تربیب اندر دی دیندی ہے مکائی  
کھڑے ہیں گو سمندر دے کنارے

شرافت دا ہودے جے سُر اُتے چھپر  
تاں پچھڑے کہیں دے ادارے نہیں تمہیں

جنا جانا ہے نفسا نفسی،  
ہر کئی نکھر دا دیندے

سچ گال جیکوں ہنکھوں،  
اٹا او لڑ دا دیندے

معاشرے دے دگرے ہوئے حالات ہر فرد دیکھتے ڈکھ پریشانی تے نکر دا باعث ہوندا۔ اُنہاں  
شعراں وچ حیات دے ڈکھالے تے من ساڑ مسئلے پیش کرتے لکھن دا حق ادا کیتے۔ شعر دیکھو

جو ہرتے آندی پئی اسے رات، روکو  
وگڑ گئے ملک دے حالات، روکو

ڈکھ درد ازل دے ڈھاڑے توں گھن تے رہندی دنیاں تیں انسان کوں رت روائی رکھیندا۔  
رمضان طالب اسے چاندن جو اُتال توڑے روو، پٹوں، چیکوں، دھاڑاں ماروں۔ ڈکھ ساڈی جان  
نہ چھڑیسن۔ اُنہاں ہمیشہ سنگتی دانگوں نال نال رہتے۔ ہیں سانگوں اُنہاں توں جان چھڑاؤں دی بجائے



انہار: دل سو نہہ سنگت رکھن تے ہک اہل حقیقت سمجھ تے قبول کرن زیادہ چنگا ہے۔ رمضان طالب  
پریشان تے مونجے یقیون دی بجائے ڈکھ تے شکہ دے فطری سنبوک کون تسلیم کر موے ہوئے  
آدم۔

۵ خوشیاں دے نال غم ان پھلاں دے نال خارن  
ٹکھڑے تے ڈکھڑے دل، بدھی کھڑے قطارن  
سیئر رمضان طالب ہوراں دی شاعری اسان تے اُیداں دی شاعری ہے۔ انہاں  
کون یقین اے جو ہک ڈینہہ سارے ڈکھڑے دل ولسن۔ فرمیدن۔ ۵  
جھورے جھرتاں اصلوں غم دے  
غم جہان ان ہک ڈو دم دے  
حسن تے عشق ڈو ایچھے موضوع ہن جنہاں دے بارے وچ شاعران ہوں زیادہ  
نیکھے۔ سیئر رمضان طالب دی چبوتے اسلوب اپر حسن دی من موہنی عکاسی کیتی اے۔  
ایند نال نال انہاں جڈائی دے ہاں ساڈ لہجیاں کون شعری ساچھے وچ  
دُعاں تے مردے تے ہلدے جڈ بیاں دی ترجمانی کیتی اے۔ کچھ جوتوں شعری پیش کرینداں۔  
کنیں کنسو جو پئی میڈے، میڈے ٹپنیں تے آؤں دی  
میں پاکجلا، ٹھہار لہاں، کیتھ سبھاں سبھاں دی

محبت داتیر دل تے جھل کھڑاں  
تہوں ہک پاسے مٹی کے دل کھڑاں

پیار کیتا میں جو ہے، اے طوق گل ہن پاٹوئے  
پیت نبھدی ہے کیوں دنیا کوں اے ڈکھلا توتے

پڑھد گدا جنیں پیار دا پہلا سبق



او دیہا ناں ذل کہیں کم کار دا



بیوی منزل عشق کا میدان ہے  
اوں رستہ بھول گیا کہ بار دا



پہس پت پت پریت دی ہاری دیا میں لوتی بھگی پاتا  
جو کیوں جان توں پیارا اا، اوں کیوں دشمن جاتا



نار کا دھرتے کا پہلا

تنقید کے مضامین کا مجموعہ

”**لنگ**“ شائع تھی گئے

قیمت: ۱۰ روپے

ملن اپتہ۔ جھوک شہرائی، شہرائی ادبی مجلس بہاولپور



## سرائیکی لوک گیت

ڈونلڈ کینڈ لوک گیت دی تعریف بیان کریندیں ہوئیں لکھتے۔

"لوک گیتیں داتا انسانی دل وچوں پھٹے کراہیں لغتیں دے بے انت پتہریں دی صورت  
وچ کھنڈ دیندے۔ انسان اپنی زندگی وچ بیڑھا کھنڈ بڑھتے سٹھدے، آوندے اجساک نوں اپنے قیل  
دے ذریعہ ظاہر کھنڈے۔ کیڑھا انسان ہے جیندے دل وچ پانی وچ تروہ ہونے ڈیڑیں وارک  
تے پھلیں وچ ایسٹی ہونے بیل دے گیت شکر ایہی شاعری دی خواہش نہ جاگدی ہووے؟ گیتیں وچ  
ان ڈتھتے دیوتاؤں اتے شیطانیں دے تصورات دی لہون تے جنت کینیں دھرتی تک دے پندہ دی  
ساہ گھنڈن۔ گیت مرد تے عورت دے درمیان رشتے دی سوہنپ تھلین کریندے تے روح کوں  
ڈکھیس دے عورت کینیں آزاد کر دیندے۔"

گیت مہانویں کہیں زبان وچ ہووے او اپنے خاص علاقے دی داخلی تے خارجی ترجمانی  
کرے یعنی گیت دھرتی دا مزاج رکھن آل صنف ہے۔ "سرائیکی لوک گیت" دے پیش نظر وچ  
ریاض انور لکھن۔ "انہاں گیتیں میڈی دھرتی دے دسوائیں دیاں دیں وچوں جم گوتے۔ انہاں دے  
ڈنگے جذبہیں داسیک گتیں وچ تاپش ڈیندے۔ انہاں گتیں وچ انہاں دے ہنجوں و ڈلوے  
بلدے پنن تے انہاں دی مسک دیاں ست رنگیاں پنگھاں کھنڈیاں چاں ہن۔ انہاں گیتیں دے  
وچ دا دی سندھ دے ساوے گتیں تے لہندی ہون چاندی دی کچھ بند رہے۔ انہاں گتیں کوں  
میڈے دیں دیاں کنواریاں شرمینہ تے ہم دی گھاٹ پھاں ہیٹھ پھہ کراہیں چرٹہ کتیدیں ہوئیں گاناو  
ہے۔ اتے گھبروئیں کھیاں دی پھاں ہیٹھ پھہ کراہیں ٹٹھریا ہے۔"

لوک گیت دی تعریف کوں مختصراً اسال ایں طرح بیان کر سگھدے ہن۔ جو اسے کہیں



دی دھرتی تے رہن آئے لوکیں دے عقیدے، ڈکھ سکھ، مہتاں، مہر دسیاں تے نہ پوریاں تھی سکھو آلیاں  
نہا ہشت دا اظہار ہوندن۔ اے آپ و آپاں دی حویلی دچوں نکلدن تے پورے وسیے نوں نشہ  
۲ کارکنڈ ویندن۔ لوک گیت دی تعریف کڑوں تے سمجھن آتے وسیب نال ایندے تعلق کڑوں نشہ  
کرن کیتے آساں لوک گیتیں دیاں مختلف قسمیں دا تفصیلی جائزہ گھنوں۔

ڈبیر پی کراچی کتاب "Form and Style in Poetry" وچ لوک گیتیں دیاں ڈو  
قسمیں بیان کیتیاں ہن۔ پہلی قسم دے گیت ادھن جیڑے وسیب دیاں اجتماعی رسماں، ریتاں، تے  
روایتاں دا اظہار کریندن جنہاں دی وابستگی کہیں مخصوص فرد یا تخلیق کار نال ہوندی اے۔ اسٹان  
سراییک لوک گیتاں کڑوں تے وسیب نال انہاں دی وابستگی کڑوں سمجھن کیتے انہاں کڑوں چار حصاں وچ  
ونڈ کراہیں ڈیکھسوں۔

۱۔ پہلی قسم دے گیت ادھن جنہاں دی بنیاد ایجھے انسانی جذبہیں تے رکھی گئی اے  
جیڑے آفاقی حیثیت رکھیندن۔ مثال دے طور تے محبت دے جذبے دے مختلف روپ۔  
انہاں دچوں ماں دی محبت دا روپ ہک ایجھا آفاقی جذبہ ہے۔ جیڑھا پوری دنیا وچ سامعیاں  
بالزاک آہرے جو دنیا دا سمجھ توں مسٹھا گیت ادا ہے۔ جیڑھا اسٹان گیت دے بعد مادے مونیوں  
نشدے ہن۔ سراایک لوک گیتیں وچ ایس جذبے دا اظہار "لولی" دی صنف وچ تمعیندے۔

لولی ڈیندی تمعیندی ماں وارے اکھیں تے رکھدی تیڈی جند پاری

لولی ڈیندی دجیاں میں گولی۔ لولی ڈیندی...

۲۔ گیتیں دی ڈوجھی قسم کڑوں پی کر دی تقسیم دے مطابق نمبر ۱) رسماں، ریتاں، رواج  
وچ شامل کیتا وچ سکیندے۔ انہاں گیتیں دے وچ پورے وسیب دے لوکیں دیاں اجتماعی رسماں  
ریتاں تے روایات شامل ہوندیاں ہن۔ پورے وسیب دیاں بنیاداں انہاں روایات تے رواج  
تے تعمیر تمعیندیاں ہن۔ گیتیں دی ایس قسم دی ہک مثال پر نے دے گیت ہن۔ جیڑھے شادی دیاں  
مختلف رسماں دے موقعے تے گائے ویندن۔ "سولہ ورے" دی رسم دے موقعے تے تربتیں  
مختلف ذاب ڈیکھ تے گیت وچ انہاں ذکر کریندیاں ہن۔ مثال دے طور تے گاہیاں  
نال وابستہ اے گیت۔



پوپا میں پیساں تے پائٹھکیساں

دبج کے ڈکھیساں یار سچن کون

چوڑا میں پیساں تے پائٹھکیساں

دبج کے ڈکھیساں یار سچن کون

۳۔ لوک گیتیں دی تریکھی قسم اوہے جیندے وچ کوئی گنام شخص کہیں تجربے کینیں متاثر

تھی کراہیں اپنے جذبہیں دا اظہار کریندے۔ ایں گنام شخص دے انفرادی احساسات جڈاں اجتماعی

شکل اختیار کریندن تاں لوک گیت دا روپ دھار گیندن تے اے لوک گیت اوں گنام تخلیق کار کے ناں

نال تے دے راہنہ۔ سرائیکی لوک اصناف وچ لہانٹ، ڈھولا، سسئی تے گہڑو وغیرہ تے سندھی وچ

ہو جوالو دی صنف گیتیں دیں ایں قسم نال تعلق رکھیندی ہے۔ ایں کون اُساں پا کر دی تقسیم دے مطابق

ڈو جھی قسم وچ شامل کر سکدے ہیں۔ سرائیکی لوک صنف لہک عورت دے ناں نال وابستہ ہے تے

آوندے عشق دا اظہار ہے۔ ہیت دے اعتبار نال ایں صنف کون مایاوی آکھیا و پنج سگیندے۔

کوٹھے تے راہ کرنی مٹاں قاضی مسئلہ کھیتا یار می لاوٹ گناہ کرنی

کالے بدل پھاڑاں دے ڈانگاں دے پھٹ مل دیندے بول نہ دوسرے یا راں دے

۴۔ لوک گیتیں دی چوتھی قسم اوہے چیزیں مذہبی جذبات تے متاثر نال وابستہ ہے

برصغیر وچ اسلام دے آوٹ کینیں پہلے دی مذہبی عقائد دے تصورات لوک گیتیں وچ جلدن۔ فراق

لوکپوری لکھن جو۔ جڈاں مہادیو کینیں پاربتی پچھیا جو میں تاں کون کنبھی لکھی ناں ؟ تاں انہاں

جواب ڈتا۔ جیویں گیت دی کوئی لکڑی۔ اسلام دی برصغیر وچ آمد دے بعد لوکین دی زندگی

دے ہر پہلو تے اثر پیا شعر مادب دیاں لویاں مذہبی اصناف تخلیق تھیاں۔ مدح مناجات،

معجزہ، منقبت، مولود، نعت وغیرہ دے نال نال مذہبی لوک گیتیں دی روایت سرائیکی وچ تھر

دی صورت وچ اُساٹے آندی ہے۔ تفتوف دے مرکز سرائیکی وسیب وچ صوفیا دے آرتانے لوکین

دے سماجی تے ثقافتی کمٹے دا مرکز ہیں۔ انہاں مذہبی تہواراں تے عرسیں دے موقعے تے وسیب دے

لوکین دے خواہنے نواہشات جڈاں مذہبی عقیدیں اتے مافوق الفطرت آسیں تے آمیزیں دا روپ

ڈٹا کراہیں ساٹے ہندن تاں سرائیکی لوک گیتیں دی چوتھی صورت صاف آندی ہے۔

سلطان سخی سرور دے دربار دے گنبد تے کبوتر دانے چکدے پنن، باہر ہک فقیر

یکتا دے تے خواجہ فرید دی کافی بجانا پئے تے مزار دے سرہانے ہکے ہکے سو جھلے وچ ہک عورت دے



سنگدی پکا اے۔

فرسید دے دیماں چڑمیاں  
 دند دند کسادن پل، کبوتر چکدے لے لے  
 یس دی دوتے آئی کھڑیاں  
 پچک چک ہوئے نہال کبوتر چکدے لے  
 تیدہ ماری آتے دار سچل پٹے پونڈنی  
 لوک گیتیں دیاں انہاں چار قسماں دھوں، گیتیں دے مزاج، ہیئت تے مواد دا تعین کیتا  
 سکھیندے۔ تے سبھ توں دودھ اے جو گیتیں دیاں اے اصناف پورے ویسب دے منظر نامے کوں  
 دیکھ وچ گھن آندیاں ہن۔ لوکیں دیاں اجتماعی خوشیاں، انفرادی دکھ سکھ، اعتقاد، رسماں، ریت  
 تے آساں اُسیاں، سبھ کجھ انہاں گیتیں وچ لکھدے۔  
 ”سنگدی لوک گیت“ وچ آغا سلیم لکھن جو ابتدائی دور دا انسان گنگنا بیٹیں دے  
 ذریعے اپنے جذبہ دا اظہار کریندا ہئی۔ اُساڈے موسیقی دے نغم وچ اکھیاں دھناں ملدین جیڑمیاں  
 اُوں دور دے انساناں دی یاد دہینیاں ہن۔ انہاں دھناں وچ بظاہر بے معنی الفاظ ہن۔ مثلاً دھن  
 دھن، آئی، جہم، تم وغیرہ۔ موسیقی دے ماہرین دے مطابق موسیقی دا قدیم ترین نظام سرتیہ سور مٹھ ہے  
 ایں آگ دے خاکے وچ الفاظ کیماں ہوندے ہن۔ اے صرف آواز دے اہٹ تے چڑھن نال بانویا دی  
 ہئی۔ ہولیں ہولیں ایندے وچ الفاظ شامل تھیندے گئے تے لوک گیت وجود وچ آ گئے۔ انہاں گیتیں  
 دی بنیاد غنائی بول ہن۔ آکھیا دیندے جو دنیا دے قدیم ترین گیتیں دی بنیاد ڈوبا ترائے سر ہن۔ ایہ  
 لوک گیت دنیا دیاں اکثر زباناں وچ لکھدے دیندن پر وادی سندھ دے خطے وچ ہنڈ دی ڈول  
 تے سرتیہ دے گیت مل دیندن۔ ہک تحقیق دے مطابق سرائیکی شاعری دیاں مقبول سنڌاں کافی، بین  
 ڈوہڑ، وغیرہ دی لوک گیتیں وچ لکھیاں ہن۔

لوک گیت کہیں جذبے دے بے ساختہ اظہار دا ناں ہے۔ ایس ای ہارٹ لینڈو، ”انسانیکل  
 ANTHROPOLOGY DEALING WITH THE  
 PSYCHOLOGICAL PHENOMENON OF UN-CIVILIZED  
 MAN“ وچ لکھدے۔

ایں تعریف وچ آخری سُرکب ڈیکھن آلا ہے۔ ”غیر متمدن انسان دی نفسیات“ ایں نفسیات دا  
 دا اظہار لوک گیت ہے۔ ورڈز ورثہ ناں پوری شاعری کوں غیر شہری یا دیہاتی بنا دنا چاہندے پر ہارٹ



لینڈز ایکوں چہڑا لوک گیتیں نال مندوس کریندے۔ خیت اکھیندے جوہر معاشرے دے پہلے دور  
 وچ ہ کھاری لازمی طور تے ہک شاعر ہوندے۔ کیوں جو آوندی زبان ف رتی طور تے ای شاعری  
 دا درجہ رکھندی ہے۔ اسے عوامی زبان لوک گیتیں دا ذریعہ اظہار ہے۔ ہڈ بچے لفظیں وچ وسیب  
 دا اظہار وسیب دے لوکس دی زبان وچا تہیندے تے زبان دی رون تے اہل آوندے لوک گیتیں وچ  
 ہوندی ہے۔

بازار دیکندیاں گندلاں  
 دتاں لایاں تے  
 ڈہنیہ ڈس گیوں پھر پندہ  
 ہوڈھولا

سریم تے سریم دے منہل۔ سریم دا ساگ تے گندلاں سرایکی وسیب دے دیہات دے منظر  
 نامے دا حصہ ہن تے رہو لوک گیتیں دا نیا برہدس ہے۔ جواو وسیب دے منظر نامے نوں ایسے  
 پیش کریندن۔



## سرائیکی پڑھنے آلیں کیتے

سہ ماہی "سرائیکہ" تساڈا اپنا رسالہ ہے۔ ایٹکوں اکوں تے  
 فورٹ کیتے اتے سرائیکی ادب دے ودھار سانگے ایندی سالانہ خریداری قبول  
 کرتے سرائیکی زبان دی سرپرستی کردہ سالانہ خریداری کیتے مبلغ پنجھا  
 روپے (₹. 50) دامن آ آرڈر منیجر سہ ماہی "سرائیکہ" "سرائیکی ادبی مجلس"  
 جموں سرائیکی بہادپور دے پتہ بھجواؤ۔



# مست توکلی

## بلوچستان دا درویش عاشق

بلوچستان دی شاعری دی تاریخ دچ اُنویسویں صدی دا ڈو جھا ادر مست توکلی دا در ہے۔  
 مری قبیلے دا اے جویا شاعر حسن تے عشق دی دنیا فاک منفرد شاعر ہے۔ مشرق دی شاعری دچ  
 عشق تار بنیادی حیثیت رکھندے پر عشق دی جیڑھی روایت مست قائم کیتی اے، اوندے بعد اول راہ  
 تے نرن آہ کوئی بیا کینی نظر دا۔  
 غالب آکھیا ائی

کون ہوتا ہے حریف تے مرد افکن عشق  
 لب سالی پہ مکرر ہے صلا میرے بعد

مست دے عشق کون ڈیکھن دے بعد اے آکھیا دچ بگھیندے ہو غالب دا اب شعر یقیناً  
 شاعرانہ تعلق ہے۔ ستمو! مست دے عشق دا محور تے مرکز ہے۔ ستمو! اوندے جہاز دی حقیقت  
 اتے حسین ازل دی خدمت اے۔ ایسا سیلائی بلوچ شاعر دی شاعری دا آغاز ستمو دے عشق ناں تھیندے  
 تے ستمو دے کسہارے لی او حقیقت دیاں منزلاں طے کریندے۔ اتے ستمو دے مرثی دے بعد اوندے  
 شاعری دی قوت تک دیندی اے۔ پھر وئی قبیلے دی اے خانہ دار حسینہ ہک پرانی ہوئی زال ہنہ دویا  
 دے معات دپا پہاڑیں کیں دی سخت بلوچیں دے سماج دچ ہک شادی شدہ عورت ناں عشق  
 دھرئی تے قیامتاں چارون دانگوں ہئی۔ پر مست دے جذبے دی سچائی اوہی سماج کیں اپنی دانتگی  
 تے بلے خودی دی کیفیت کون منوا کر اہیں "طوق علی" دے بجائے مست دا خطاب حاصل کینا۔

ذکیہ سردار بلوچ دی مذکورہ کتاب وچ ہوں سارے ایجھے داتے بیان کیتے گھن چہناں دچ  
 ثابت تھیندے جو بلوچستان دے معاشرے وچ مست دا مقام ہک صاحب حال مونی داپھی جیہکون



بلوچ تسلیم دی کریندے ہن۔ اسے دی ٹکمن اسے جو پہوں سارے داکمیں وچ نکل کینس کم کدیا گیا ہودے پر  
 مست دا زمانہ انگریزیں دا زمانہ ہئی۔ تے انوی دیں سدی دا چمیکڑی اودھت۔ ایس دور وچ خواجہ  
 غلام فرید صرائیکی شاعری کریندے پے ہن تے غالب دی اردو شاعری دا دور ہئی۔ مست خواجہ لکھنؤ  
 دا پوری طرح محض ہے۔ تے تذکرہ نویس ہوں حسد تائیں انہاں دی سوانح کون مرتب کر سگدے ہن۔  
 لکے ادر دور دے بلوچ سماج وچ دی مست دی پہوں عزت ہئی۔ سر جمال خان بخاری جیہیں بلوچ  
 سردار دی انہاں دی پہوں عزت کریندے ہن۔ ذکیہ سردار ہک واقعے لکھتے جو مست ہک ڈیہنہ ڈیہ  
 غازیخاں دے علاقے ”چولی“ وچ سر جمال خان بخاری دے جہان ہن۔ قلاب صاحب اپنے نوکریں کون  
 آکھیا جو اپنا مست دا امتحان گھننے جو او اپنی محبوبہ سموا دے عشق وچ کامل ہن یا کیناں؟ قلاب  
 صاحب ذیرہ نازی خان کینس ہک پہوں حسین کنجری منگوائے تے رات کون مست دے کمرے وچ پلہا  
 چھوڑیویں۔ مست جیڑ جیلے اپنے کمرے وچ گئے تاں لوکریں ہا ہر وں در بند کر پتا۔ سوہاں بنگھار  
 کیتی۔ بنگری پٹری حسین طوائف اپنے ناز تے ادائیں نال ایں بلوچ عاشق کون پرچاؤں تے جھاؤں  
 دی تنہا ماری، آپنا ہر حربہ تے ہر حیلہ کھائیں پر مست اپنا لک جلال وچ آجئے تے مست آئندہ دنگوں  
 منہ دچوں جھگ نکلوں پے گئی۔ مست دی اسے جلالی کیفیت ڈیکھ تے طوائف بے ہوش تھی گئی۔ آتے  
 قلاب صاحب طوائف کون ہا ہر کڈھوایا تے مست دی کیفیت قدست تھی۔ ایں واقعے دا ذکر کریندیں  
 ہوش او اکیندن !

پر ویر و گندج عادتیں رتاں      سملہ جہان د زبھوریاں  
 سو مری چھار روشاں ناپا بیدار      دوست ہر آنکھ کہ جائدی دوست آنکھ

”دیرے دیاں گندیاں رتاں کیتے میں سٹو نال دقا دا قول نہیں تروڑ سگدا۔ دنیا دا رنگ دل  
 تے شان چا دڑ بھائیں دے ہن۔ دوست تال ادھے چیز ہا ہمیش دوست راہی۔“

ایران یا ہیاں زبانیں دے ادب وچ معشوق شاہد بازار دی جو مدت تے اوندے نال سویں لوکرا  
 تعلق ہوندے۔ بلوچی معشوق تائیں زمانی تواریں دی چھاں ایٹھ تمبیدی ہے۔ تے ایہا حقیقت پسند بلوچی  
 شاعری وچ دی ہے۔ بلوچی شاعری کون پڑھن کیتے بلوچی خلوص۔ بلوچی دل تے بلوچی ماحول دی لوڑ ہے۔ ایندے  
 وچ تصنع نہیں ہوندا۔ ملن اعلیٰ شاعری تے ہک شرط واقفیت، اصیت یا سچا ہونہ دی ہئی۔



جیندے بنیر سچی شاعری وجود وچ نینس آسگہری۔ ایہا کالم بلوچی شاعری دا خاص وصف ہے۔  
 ہک بلوچ شاعر جو کہہ اکھیندے آوندے وچ اصلی حقیقت، سوندی اے ایہیں گاہوں آوندے  
 وچ جوشش تے اثر ہوندے۔ یونانیس "ہیلن" دے حسن کون ٹرائے دیاں جنگاں دے ذریعے  
 رن ن کر چھوڑیا ہئی۔ ہوسروت دور وچ یونانی اہل دل قوم ہئی۔ جیڑی ہک حسین عورت دیکھا  
 اتنی دڈی ہسم جوں کر سگہری ہئی۔ کرسٹوفر مارلو دے ڈرامے "ڈاکٹر فاؤسنس" دے  
 وچ جیڑے ہیلن سائے آندے کافانی چلے آدے۔

WAS THIS THE FACE, THAT LAUNCHED A THOUSAND SHIPS.  
 AND BURN'T THE TOPLESS TOWERS OF ILLIUM....."

ست توکل دی شاعری وچ آندا وجود ٹرائے دامیدان جنگ ہے۔ تے ستمو دا چہرہ  
 جوڑاں آوندے سائے آندے تاں پوری کائنات دا ذرہ ذرہ آوندے وجود وچ کٹھا تھی دیندے  
 ترجمہ:- "میں ابجا تر مسالیاں جو ست دریائیں دا پانی پانی تے دی میڈی تریہہ نیسں مکی  
 کھویں اتے تنگ گھائییں دے پانی کون اتنا پینداں جو پانی جھکا لہہ دیندے پر ستمو دے تھوں  
 پانی دا ہک میڈی تریہہ وسما جیندے۔"

○ سوہنی ہے تیدے بدن دی خوشبو

○ "تیدے بای دا سرکار ہمیش میڈی سنگت وچ ہوگا،

تیدے قربت تیدیاں اکھیں وچوں اندھارے مٹا چھوڑین"

○ "اکھیں دیاں بنیلیاں کون جڈاں چیندی ہیں تاں ورہیں دیاں ٹوکھیاں لہہ دیندیں۔

سوتی تیدے آلا دایوئی ہے جیویں سنجہ مہا جیوں کوئی ستار چھیر ڈیوے۔

○ "اکھیں وچوں نیہہ نہ تر تے

مٹاں دل دے تار ٹرٹ پلون"

ست دے چدمار کھنڈی ہوئی کائنات تے پورا بلوچ معاشرہ آوندے وجود وچ کٹھا تمبینے  
 تے ستمو دا روپ اختیار کر گھنڈے۔ انہاں کون اپنی قوم، وطن تے سرزمین مال وی ہے پناہ دا بستل ہئی  
 پاکستان دے پتھرے پہاڑیں مال او اتنی محبت کریندے ہن جتنی سعودی تے حافظ شیراز ایران دے



ساؤل دل سنا کر بیٹے ہوئے باغیس اور کشتی اسے۔ جیویں نوید از شاعری و پت چوستن دم خیر کوہ حور  
 بناتے ساتھ آہستہ سے لطیف دی شاعری و پت سندر دی خوشبو دہری سے۔ بیٹہ میں کی ہو پتہ  
 را ذرۃ ذرۃ مست دے در و پت دسدے۔ انہاں دی شاعری و پت حریف دل سے نہ پس گئی۔  
 بلکہ جڈاں دی کستور ذکر کریندن قال پتہ دھرتی دیں تہیں بختیں۔ ستمو دے حسن دے ہجر  
 انہوں میں۔ کاکڑ شہبیر زلف عنبریں جس تشبیہاں جس درتیاں بعد اکھندن جو۔  
 ترجمہ دے میڈی محبوب اپنییاں نہاں کھنڈی میں ہو جس۔ دے نہاں دے حور نہاں کوں ہر نیکی  
 ہے۔ انہاں زلف دیں نوکوں آرا۔ وانگوں کھیاں ہن۔

○ آوندیاں میں دھمیاں زمر (لہو وانگوں ہک سو ہٹا پھاڑی پٹا) دے حور دے ہن۔

○ دے میڈے ڈوہا میں تھیں دے کنگن مہا۔ وانگوں سو جھل ہن۔

گردن دے چاندی آئے تعویذ۔ بدلی آئی رات دیں بییاں وانگوں زیاں مریندن؟  
 ○ "یہ دے سونے روپے ٹکڑے تے جھگے ہوں سو ہیندن۔"

○ ٹیسڈے پھل (محبوب) دی نشانی دتیاں لیکاں دایاں اکیس ہن۔

مڑے دی بھلائی وانگوں سبہ جانک، ڈو کمی فین وانگوں، ابرو مال رہیے ہوئے۔

ترائے لڑیاں آئے چاندی دے تعویذ میڈے یا دے سیلنے سو ہیندن

تے کھیر جیس چٹنی حسنی میڈے یا دے کوئی جھیں گچی وچ شاعری ہے۔

بلوین تہذیب وچ گھوڑے کوں پھول اہمیت حاصل ہے۔ گھوڑی دے شوقین تے قوم ہوج

محنت تے کوشش نال گھوڑے پلیندی ہے۔ جڈاں گھوڑی دا بچہ پلیندن تاں دندی سا بھرتے پرورش

وچ کوئی کسر نہیں رکھیندے۔ اوں پتے نال ہوں پیار کریندن۔ کوئے گھاہ تے مکھن وچ ہک۔ رات

اونگوں گھوڑی۔ آوندے پیریں ہیٹھ داری وچ پلیندن تاں جو آوندے سے ٹوک سنب زنگی تھیں

تے اونگوں تکلیف نہ تھوے۔ ستمو دی نزاکت دا ذکر کریندی ہو پیر مست تو کئی انھوں شہبہ بھلا

کریندی ہو پیر اکھندن۔

○ "اڈکوں انھوں پرورش دی لوڑاے، جیویں نوزا میدہ پال کوں پلیندے

اڈکوں انھوں سا بھرتی لوڑاے، جیویں گھوڑی دے بچے کوں پلیندے



عرب دے مشہور شاعر زبیر بن ابی سلمیٰ بہترین شعر دی تعریف اے کہی ہئی جو "چڑے شعر  
تساں دے دچ آکھے ہں۔ انہاں دچوں بہترین ادہن، جنہاں کوں سنن تے لوک دے ماں وچوں نکالے جڑا  
اے حقیقت ہے۔" شعر دے دچ اے سچاں تے حقیقت مست دے کلام دچ ہر ہر جاتے نظر  
آندے ہں۔ ستمو دی تعریف انہاں دی ہر غزل دا موضوع ہے۔ تے آکھا دچ سگیندے جو جھاپیاں  
بنیادیں تے مست توکلی بلوچستان دی تہذیبی جمالیات دا نمائندہ شاعر ہے۔ حسن ازل دی گول اوندے  
ہر منظر دچ کیتی ونج سگیندی ہے۔ جو فریڈ سینس کنیں جیڑھا جمالیات شعور اے، حسن ازل دی تلاش  
دی تتر پت۔ اوکھڑ، کندے تے لوہیں کوں وی رنگ لاؤیندے تے ریت دے ٹہیں دچ وی جھوپا  
آباد مٹی دیندن۔ لہنویں مست توکلی دے کلام دچ بلوچستان دی خاک دا ذرہ فداہ حسن ازل دی  
تشریح تے تعبیر کریندا نظر آندے۔

ہر دڈے شاعر دا نگوں مست توکلی دے کلام دچ وی اپنے عہد دا مہر پور شعور نظر آندے۔  
بلوچستان دا قبائلی معاشرہ تے سرانیکی وسیب اتے سندھ دی سیاست دے اثرات وی اوندی شاعری  
دچ ملدن۔ او حسن تے عشق دا شاعر ہے۔ پر اوندی سیلائی زندگی۔ سیاحت تے ستمو دی یاد دی  
بے قراری دچ نگری نگری دی مسافرت، اوندے شعور تے اثرانما تھیندی اے۔ ایندا اظہار  
اوندی شاعری دچ پھوں جاپیں تے تھیندے پر ستمو دی یاد ہر مقام تے اوندی ساتھی تے غمگسار ہے۔  
اوندی فلسفہ "ہمہ دست" دا فلسفہ ہے۔ ہر شے دے دچ اوندیوں یار دی گول ہے تے یار دے پا جو  
ہے "ہئی سبھ کوڑ کھانیا ہے۔"

ترجمہ ۱۔ عہد شباب ہے تے میڈیاں فچیاں پٹھیاں پٹیں  
میندے دل دچ سیرتے شکار دی ہوکس ہے۔

سادے میرانیں دی سیر کریندا ہویا میں سندھ دے صحرائیں تائیں دچ پٹھم۔  
شر دیں پھر دیں میں کسختی سرور دے مہلیں تائیں گیم۔

کہہں قطاراں شر دیاں دیندن انہاں تے کچا دے لڈیے ہونے ہں۔

کچا دیں دچ نازیں دیاں پلوڑنا میں جھوٹیاں پیاں ہن کیا انہاں دچوں کہیں دے ہاندے  
سمو مال زلدن؟ ستمو دا بدل ناں کتائیں لبھن ناں نیں لبھ سگدا !



## صلاحین

مکہ جہانگ دے ایس زمانے اپج پگتاشے مفت نئی ملدی اے۔ تے اوہے صلاح -  
 قساں مکان بٹرا نراڑاں ہووے یا کھوہ کھٹا نوڑاں ہووے۔ وپار اپج ہر مارڑاں ہووے  
 یا ست بسیم اللہ آکھے تے دسدے ہسانے تے دعوئی فورنا ہووے۔ بھنڑیجے دا عقیقہ کرنا ہووے  
 یا ہال دی شادی اپج ہتھ پا نوڑاں ہووے۔ صلاحیں ڈیون آئے ہر موقع تے کھکیر آلی کار  
 وڑھ دیندن۔ اسیڈی ایہا ڈرتی بھوری عقل جیڑھی ٹیکدی ددی اے آڈکوں جریان تے پریشان  
 کر ڈیندن۔ لالہ چیتا گردان کر ڈیندن۔ صلاحیں دے نہا جھلوڑے اپج بندہ ٹوندے کھلے آنگوں  
 تھی دیندے۔ بڈا ہوں ایڈے وپت دے۔ بڈا ہوں اوڈے پتھک دے۔ بہنہ بہنہ تے ٹھڈے  
 شکارے بھرنیدے تے فل آہدے۔ ”یارو، ہنٹی میں کراں تاں کیا کراں؟“  
 تنکدے بیالے دی گالہ اے۔ میڈا منسات صوبھا کنڑکیں دے گاہ گہاتے داندا تھیا  
 تاں ہال کوں سکول اپج سننڑ دا خیال آیس۔ نہ جان جو ہک ڈینہہ کچامی اپج پچھہ ہیٹھا۔ ہاں سیں!  
 اے ڈساؤ۔ میں اپنے ہال کوں داخل کراواں تاں کبتھاں کراواں؟“ اللہ ڈتے دا تھاکوں پتہ اے،  
 جھٹ ولدی ڈیندے۔ آکھن لگا۔ ”سانیں! میں اپنے ڈری آئے پراتری سکول اپج چا سبٹ۔ ہیا  
 کبتھاں گھن ویس؟“ ماسٹر جمید ہوں ویلے داخل چاکریسے۔ داخلہ بے معلومہ اے تے فیس ای  
 بس ملامت اے۔ اللہ اللہ خیر سلا۔“ پٹواری اپنی بندی وڑھ تے بستے اپج رکھی تے آکھن لگا۔  
 ”صوبھا! جے میڈی گالہ ہتھ لگی تاں ہال کوں شہر پٹھ تے کہیں پرائیویٹ سکول اپج پڑھا۔  
 اتھا انگریزی دی کٹ مٹ مارن بسکہ گیا۔ تاں کل کوں خدا کیسا کہیں نزدی نوکری کوں چنبا و بنجریسے۔“  
 مولوی صاحب دی اے ٹھہ لیں سننڑ دے پیٹھے ہن۔ ارکینویں چپا رہن تا۔ پہلے تاں انہاں



وڈا سارہ "جناکھ الشد" آکھ تے آپنی میسرہ آلی ڈارہی تے ہستہ پھیریا تے ذرا تسبیح زینہ  
 "سوہیا! اے ساری دنیا داری اتھائی پڑ جج مزیسے۔ کہیں اتھاؤں کھو نہیں چا وکھڑاں  
 میڈی نہیں تاں ہال کون، مدرسہ فرقانیہ، اپج سنٹ۔ ایس کون دین دا علم سکھا جو ایہا مل شے ہے  
 باقی سب کوڑا اے۔ اے دین ہمیش کم آون آلی شے ہے۔"

پوہری صاحب حقے ڈاکٹر کاٹ کرتے آپنٹریاں چچیاں اکھیں چا نوٹیاں تے حکمی طور تے فریاد  
 سوہیا! سنٹریں سبھ دی۔ پر کریں ادھا جیڑھی میں آکھاں۔ گالھ نہ تمبیویں۔ کہیں دیہ  
 بہریں نہ آویں۔ تے ہال کون سکول اپج ناں سنیں۔ ہال کون پڑھاؤں آلا ورقہ پھاڑ چھوڑ کیوں جو  
 چھوکرے چار حرف پڑھئے نیش تے ردل تیتے نیں۔ تیبڈا کیڑھا پالیں اجڑھے۔ ایہو ہک تاں پتر دوا  
 ٹیکدی۔ اے دی شہری سینڈھاں کڈھ تے کڈھتے بے گیا تاں تیبڈا پھکانہ پنج سسی۔ زمین دا ایہو  
 یارہ اتھائی رل دیسی تے توں چریا متی دیسی۔

ہر کوئی مشورے دی اے راندا اینویں رچاں بیٹھا ہاتے ملا حیں دا گھا کپیندا چیا ہا۔ تے میکون  
 آپنی دستی دی مائی چندل یاد آگئی۔ جیندیں آل اولاد کوئی نہ ہئی تے آوند اگم آلا دی پچھلیں کنڈیں  
 کون رضا متی گیا ہا۔ تیبڈے میڈے نکرتے نانی چندل دی گزراں ہئی۔ پوہ دی ہک رات کون حکم  
 خدا دا ابن بتیا جو مینہ جو وسیا تاں ساری رات ہکا تار کھڑ گیا۔ نانی چندل دا کوشا کچا ہا۔ پٹال  
 دی چھت مینہ کون کیا جھلے نا۔ پڈھڑی شہدی ساری رات پسندی رہی تے سی کنوں "یہی یی"  
 کہندی رہی۔ سوئے سبھ پوہتی کڈھی لوک پر نامے ٹھہراؤں، کندھیں کوٹھیں چڑھیں تاں ڈیکھن  
 تاں کیا ڈیکھن جو نانی چندل اپنے اگوڑا پچ دات پئی مریدی اے۔ لوکس کون ملا حیں ڈیون دا بہانہ  
 مل گیا۔ ہک آکھا اینکوں کاڑھا پلاؤ۔ جو "سی" دا سنکا لگے۔ بے آکھا ماگھی چٹاؤ بت اکڑیج گے۔ کہیں  
 شغوان ساری جھگی کھوتر دی بھا جی کھواؤ۔ ادھ رنگ سنٹ پیا مریدے۔ کون آکھے دم کرداتے مولوی  
 صاحب کنوں تعویذ گھن آد۔ ایس تے اللہ لوک دا اثر متی گے۔ ڈھبے نادے کینویں دات پئی مریدی اے۔  
 منشی نور دین نور دین اے ٹیکے دی گالھ پیا کرے۔ تے جاناں مراسی ہو شانڈے دی مرلی ہیٹھا دجا دے۔  
 یارہیلی انہاں ملا حیں اپج سمبرو لے رہے تے پڈھڑی شہدی دم دے ڈیتا۔

گالھ کنوں گالھ نکل دی اے۔ پچھلے ڈی نہیں چراغ دین نال عجب متیے۔ آوند انڈھا پتر سعودیہ



اپن پاپیسہ پیاکیندے کوں تاں ذات اے دی آہے جو او عربیں دی مال زکوٰۃ دی گدی رکدے تے اد  
 میتیں دے دے کھرتے نمازیں کنوں پنڈا دی ہے۔ کوڑ سپج اللہ کوں پتہ پر ہیل پیسہ اوں تے مینہ  
 آنکوں دیندا پے۔ ہیں چندری دی ڈوچی کوں پتہ کوں پیسیں دی پوری جمل پتہ اس تے اکھو پمیشیں  
 "آتا رہاں کوں کتھائیں کم چالا۔ پتہ آوند ا شہدا عقل اپن ہیں میں آنکوں تھوٹا۔ ایہا ہمارا کچا رہی اپن  
 کڈھ پیٹے۔ دل تاں سائیں اللہ دیوے تے بندہ گھنے، صلاحیں دی اینٹر کھل گھن۔ کہیں آکھے پمیشیں دا  
 دیار کر۔ کہیں آکھے دھوڑ چھائی دی ہٹی کھول۔ کہیں آکھے بھیڈاں رکھ۔ کہیں آکھے کھریاں پال۔ کہیں  
 زمین دا بارہ دھارن دی صلاح ڈتی۔ تے گھر نوں نوں نکور بھڑاں دی نصیحت کیتی اے۔ منشی نور دین  
 شہر وچ پلاٹ گھن سٹیشن دا مشورہ ڈتے۔ ماسٹر میسٹر پرائمر بائڈ گھنن دی صلاح ڈتی اے پر مولوی  
 صاحب چھنڈک تے جوابے کم شرع شریعت دے خلاف اے۔ مائے گانود دگا دا ڈاجو دا سٹے  
 چھڈے گا نمٹراں بھڑوانوں تے زور ڈتے تے آکھتے۔

گالہ نہ متی۔ ستونے کوں ڈینہوں دیہندہ سجا لگی دیندی اے ہن موقع ای۔ کوں کھل بند چا۔  
 چراغ دین صلاحیں دے جبراج ویڑا تھیا ددا ہووے تے کوں دگ نہ سمجھس جو کیرے کم  
 ہتھ پاوے۔ کیرے ذات منداے۔ آغاے راندیں نکئی جو ادا رقم آوندے ماسٹر لباس لاتے گھن  
 گدی تے اپنی بیگرو آلی زمین دے شوخے اپن ڈتے زمین کھری کرا گیدی اس۔ تے اس چراغ دین  
 کوں صلاحیں ڈیون اے دے آن دسکھن۔

صلاحیں ڈیون او ہتھ چھوڑ گالہ اے جین دا سٹے کوں آگیا بچھا نہیں شو چنٹراں  
 پتہ۔ بس کینیں تے ہتھ رکرتے صلاح دی کوک مار چھڑنیدن۔ جیکوں ڈیکو صلاح ڈیون دی کوکڑی  
 مونڈھے تے چائی دے۔ تہاں ذرا مشورے دی لاٹری بلا وچا ول ڈیکھو کینویں صلاح دے  
 کوکڑی دھو کڈھیدے۔ بلکہ ایجے لوک صلاحیں دی غلوں گھل اپن نکائی دین۔ تہاں صلاح  
 سانکوں سولے آئے تے انہاں مشورے دا غلوں چکے اپن پاتے تو ایڈی عقل دی آکھ اپن ٹھک بٹھا۔  
 فی زمانہ جینویں ہر شے ترقی دا ترلہ پی کریندی اے۔ اینویں صلاحیں ڈیون دے شغل دا  
 دی ترقی آئے پاسے تہہ اے۔ سائیس دے شریے، معاف کرے جو، سائیس دے پیسے آہن۔  
 صلاح ڈیون ہک سائیس بزرگ اے۔ پر جیڑے میں سنگوں سائیس مردود کنوں پنہ سنگدنا تے آرس اپن



ان گھڑیاں مریدن - ادا صلاح ڈیوٹ کنوں ہک آرٹ سمجھن - بلکہ کئی تاں مارشل آرٹ ہاں  
 ذہن - تے جے صلاح گینٹ آئے کنوں انہاں دی صلاح ہتھ نہ لگے تاں اڈن کنوں مارشل آرٹ  
 ہک بڈن ہتھ نہ وی چھوڑن - تاں جو اڈن کنوں اگیتے واسطے سبق آویجے - ان کل کور جاہ  
 تے بھڈ ورائے ہر سانگوں تاں بکھدے پن جو کل کوں جیڑھا انہاں دی صلاح تاں نیسے اڈن کنوں  
 چلی بلیٹیں نال چکے سن - تے اڈن اڈن جاپانیس آنگے کوئے سن -

مکوی بھالہ کنوں ایس کلیجے جو صلاح ڈیوٹ ہک چچر کم اے - تے صلاحیں ڈیوٹ آئے اینوی  
 لوی مریدن جینویں کمانڈ اپر گڈ رور دن - جینویں پیشیں اپر تیلیا لگ ویندے - جینویں کوسن  
 جیت پئے ویندن - صلاحیں دی ڈکھن گھل پوئے یا مشوریں دا اتھا لہ پودے تاں ایسڈا  
 ٹوٹجیجھ ویندے - ایجھیں صلاحیں کنوں آساں پڑے کنوں سلام کریندوں - جیڑھیاں چھلنڈ جو  
 نہ رکھن - اقلوں ہر گھن وچن - جھکا میت کر چھوڑن -

## جھلار

ڈاکٹر سلیم ملک دے انشائیاں دا پہلا مجموعہ عنقریب  
 شائع تھیندا پے - ایس کتاب وچ انہاں دے منتخب انشائیے  
 شامل ہوسن،

ملوث دا پتہ - جموں کے سرانیکی - سرانیکی ادبی مجلس بھاوالے پور



## سخن فرید دا

### نواز کاوش

خواجہ غلام فرید دی شاعری تے لکرتے بہوں سارے لکھاری اپڑیں اپڑیں انداز وچ کم کہندے رہن۔ جیندی وجہ نال خواجہ سنیں دا کھم، انہاں دا لفظ، موضوعات تے حیاتی کول آسانی نال سمجھاؤن بگدے رحیم طلب دی کتاب "سخن فرید دا" میں سلسلے دی حک کڑی ہے۔ مضامین دے ایں مجموعے وچ سنیں رحیم طلب نے خواجہ سنیں دی شخصیت تے فن کول سونڑیں انداز وچ پیش کرن دی کامیاب کوشش کیتی ہے۔ ۱۴۴ صفحیاں دی ایں کتاب وچ ۱۳ مضمون من۔ تے ہر مضمون توں پہلے شاعر بے بدل حضرت خواجہ سنیں دا سیکھی وی بتایا گئے۔ کتاب دے شروع وچ دین محمد شاہ سنیں نے "حک سوہنی کاوش" دے عنوان نال مصنف دی تخلیقی کاوش دی تعریف کیتی ہے۔ انہاں دے مطابق "سخن فرید دا" حک ابھی کتاب ہے جیندے مضامین وقتاً فوقتاً مختلف جرائد وچ شائع تھیندے رہے من اے انہاں مضامین دی اہمیت ہے کہ انہاں کول حک جاتے کٹا کر ڈیا گئے تاں جو فرید شناس علم دی ترمیم مکا سگن۔

"میڈی گالہ" دے نال نال خود سنیں رحیم طلب لکھدن جو میکوں اج کنوں اٹھ سال پہلے اے خیال آیا جو میں خواجہ سنیں تے لکھے ہوئے مضمون حک کتابی صورت وچ شائع کراں لہذا میں خواجہ سنیں کول نہایت طور نال پڑھنا شروع کیتا۔ کتاب دے مضمون انہاں دے گھرے مطالعے تے لکھدا نتیجہ من اسال اے تاں نہیں آکھ بگدے جو "سخن فرید دا" فریدیات دے حوالے نال بہوں وڈی حوالے دی کتاب ہے لیکن اتنا ضرور ہے جو خواجہ سنیں دی شاعری دے موضوعات تے فکر کول کٹا کرتے مصنف نے خواجہ سنیں تے کم کرن کیتے رستہ ہموار ضرور کر ڈتے۔ رستہ ہی ہموار نہیں کیتا بلکہ ایرے دا کم کر ڈتے۔ من انہاں تے مزید کم کرن ناقدین واسطے آسانی دا موجب ہے۔

سرائیکی زبان دے مہاندے متق سنیں دلشاد کلانچوی نے "فریدیات وچ ودھارا" دے عنوان نال لکھے جو ایں کتاب دے مضامین پڑھ تے اسال حضرت خواجہ غلام فرید دے فکر، اسلامی سوچ، مسلک، تصوف، حب رسول، عشق خدا، انفرادیت، داخلیت، تے خارجی مظاہر کول چنگی طرح سمجھ بگدے ہیں۔ مصنف نے فرید سنیں دی شیریں بیانی، رنگین کلامی تے تصوف دی چاشنی کول ایں انداز وچ پیش کیتے کہ کتاب خواجہ فرید تے حوالے دی کتاب بن گئی ہے۔ اپڑیں مضمون دے آخر وچ جتال انہاں دا ناں ہے اتھال ۱۹۸۵ء وچ کیتا گے حالانکہ



کتاب ۱۹۹۱ء وچ شائی تھی ہے اگر تاں اے سو اتھے تاں ٹھیک ورنہ ایس گالہ دی سمجھ لی آندی جو ۱۹۸۵ء کیوں لکھیا گئے۔

جھوٹے جھوٹے تے مختصر مضامین دی ایس کتاب وچ سئیں رحیم طلب نے فکر و نظر دے عنوان نال فطرت تے انسان دے تعلق کول اظہار کیتے تے خواجہ سئیں دے کلام دی روشنی وچ انسان دی عظمت حضور دی عقیدت تے پیغمبراں دی شان کول بیان کیتا گئے۔ انسان کول اپڑیں مقام دی سنجائے تے دنیا دی بے ثباتی تے بے وفائی کول جیس انداز وچ خواجہ سئیں نے محسوس کیتے ایس مضمون وچ اوں فکر کول پیش کیتا گئے۔ اے دنیا حک تماشا ہے حک خواب ہے تے حک بلانگ ہے، فریندن

نسل مارو داسارا پینڈا۔ تھیں حک بلانگ

قرآن و حدیث دے حوالے خواجہ سئیں کول جا جاتے ملدن، کیوں جو انسان کول رشد و ہدایت تے احکامات الہی ایسے سرچشمے پھیندن تے اسال اپڑیں آخرت انہاں دی روشنی وچ چنگی کر بگدے ہیں۔ قرآن و حدیث حک مکمل مضابطہ حیات من تے انہاں تے عمل کرتے اسال سرخرو تھی بگدے ہیں۔

روہی تریہ، پندھ، کلپیے دا استعارہ ای نہیں بلکہ روہی خواجہ صاحب دے نزدیک فطرت دے حسن دا ڈوجھا ناں ہے اتھوں دے واسی، زیور، تھوار، پیلوں، کھمبیاں کیا بلکہ ہر چیز کول خواجہ سئیں غور نال ڈیکھدن تے جڈاں تریسی روہی تے جھڑ دیاں گجکاراں آئندن تاں آسوں پاسوں خوشیاں جھمراں پاوٹ لگ پوندن، ٹوبے تار متاراں تھی وندن بک تے گائیں منجھیں سادل وی دولت کول ڈیکھ تے پھنڈیاں فی سماندیاں۔ آپ آئندن

دشت بیاباں بوسن بہاراں، ہوٹے ہوٹے سنس تواراں

راحت ہوئی ہے تار متاراں، چولے انگ نہ ماندا ہے

حک بے مضمون وچ رحیم طلب نے خواجہ سئیں دے عشق کول حوالہ بنڑا کے آکھئے جو انہاں دا عشق مجازی پوربی ہے عشق الہی دی، تے جا جاتے عشق دے اشارے جیڑے ساکوں خواجہ سئیں کول نظر آئندن انہاں دی منزل او مقام ہے جیڑھا انسان کول خدا دے قریب کر ڈیندے۔

شاعری دے بارے وچ آکھیا ویندے جو اے لفظاں دی جادو گری ہے۔ بعض دفعہ شاعر خود اپڑیں لفظاں نال پیار کریندے۔ خواجہ سئیں نے اپڑیں کلام وچ جیڑے لفظ ورے ہن او سرا لیکھی زبان دا سرمایہ من، ترکہ تے کتائیں تاں شعوری طور تے ایسا اہتمام کیتے تے کتائیں روانی تے بسا وچ اتجھے اتجھے لفظ انہاں دے کوئی وئی کتائیں نہ اس ددو تے بغیر نہیں رہ بگدے۔ مختلف شعری صنعتاں دا وی انہاں اپڑیں کوہ وچ خیال



رکھے لفظاں دی تکرار نال وی شاعر اپڑیں کلام وچ موسیقیت تے سوز پیدا کرندن، خواجہ سئیں آندن

حک ہے حک ہے حک ہے

حک وی دم دم سک ہے

شاعری علامتاں، استعارے تے تشبیہات دے بگاڑیں پاتے سنگیج وندی ہے خواجہ سئیں نے وی اپڑیں شاعری کول انہاں دے زیور پواتے ٹمکانے تے سونڑاں بٹانے۔

تصوف خواجہ سئیں دی شاعری دا حک بہوں وڈا حوالہ ہے۔ تصوف خدا تک رسائی دا ڈوجھاناں ہے۔ خواجہ سئیں دا تصوف رجائی پہلور کھیندے مختلف واقثوراں نے ایس فلسفے کول اپڑیں اپڑیں انداز وچ پیش کیتے۔ خواجہ سئیں اپڑیں مرشد نال وڈے خلوص تے محبت نال پیش آندن تے ایہا مرشد دی محبت ہی انہاں دے کلام دا محور ہے

فرز جہاں قبول کتوے، واقف کل اسرار تھیرے

ہر جا نور جمال ڈٹھوے، مخفی راز تھئے اظہار

خواجہ سئیں دی اردو شاعری بہتے بہوں گھٹ توجہ بڑتی گئی ہے حالانکہ انہاں سرانیکی دے نال نال اردو شاعری وی کیتی ہے گو اردو شاعری سرانیکی شاعری دے مقابلے وچ پھکی ہے لیکن انہاں دے کلام وچ وی وسیب دی خوشبو محسوس کیتی وچ بگدی ہے۔ مصنف نے خواجہ سئیں دے اردو کلام تے وی حک سونڑاں مضمون لکھے تے انصاف کیتے۔

انہاں مرلی شور مچایا، خواجہ سئیں دے اکھان جمالیات دی جھلک، خواجہ سئیں ہمیشہ شاعر، ہفت زبان اتجھے مضامین من جیڑے مصنف دے گھرے مطالعے کول ظاہر کرندن، تے فرید سئیں نال پیار کرن والیاں واسطے سرمایہ من۔ پہلے تے کلیجی رنگ دے خوبصورت ٹائٹیل تے خواجہ سئیں دی تصویر بہوں خوبصورت ہے۔ اے سونڑیں گٹ اپ وچ چھپن والی کتاب سرانیکی ادبی مجلس بہاولپور نے شائع کیتی ہے۔ ایہ دے کیچ ضمیر ہاشمی بٹانے من تے اے کتاب عنی بھائی پرٹرز ملتان توں شائع تھئی ہے کتاب دا اٹل پنجاہ روپے رکھا گئے۔ کتاب دے ہر صفحے تے خواجہ صاحب دی مکی جی تصویر تے سرانیکی حرفاں وچ صفحے نمبر لکھے گئے جیڑے کتاب دی خوبصورتی تے انفرادیت کول ظاہر کرندن۔ اے کتاب عام قاری دے نال نال طالب علماں واسطے وی بہوں اہمیت رکھیندی ہے تے اسان آکھ مگدے ہیں جو رحیم طلب سئیں بہوں محنت نال "سخن فرید" پیش کرتے محنت سہائی کیتی ہے۔



## سین ایڈیٹر سہ ماہی "سرائیکی" بیٹا لپو

امید سے خیر نال ہو سو۔ ڈڈی مد بعد "سرائیکی" ولا ملے۔ بہوں خوشی مٹھی اے۔ ایہ سرائیکی دے بنیادی ستونیں وچوں ہک رسالہ اے۔ ایندی آپنی تاریخ اے۔ ایندا اکیادی ہک تاریخی کارنامہ اے۔ ایندا زندہ رہن دت بہوں ضروری اے۔ جو ایہ سرائیکی زبان تے اُسالہ لوکیں دی شناخت اے۔ بہارک ہووے۔ جوئساں اشکوں ولا جیندا کیتے۔ ایندی زندگی یوں اگر میڈے "خون" دی لوڑ پوڑے ماں پیش کر لیاں۔

رسالے دی گٹ آپ اتے کتابت دا معیار پہلے کنوں دی چنگا اے اتے ایہ گالھ تاں غرضی دی اے۔

تسا کوں شاید علم ہوسی جو میڈا دی تھوڑا بہوں سرائیکی زبان ادب نال تعلق اے۔ اتے خاص کر تحقیق تنقید اتے سرائیکی لسانیات نال۔ اے وجہ اے جو میں سب کنوں پہلے آپنی پسندا مضمون سرائیکی دا رسم الخط پڑھتم۔ مضمون چنگا اے۔ محنت نال لکھیا گئے۔ اتے رسم الخط تے سرائیکی رسم الخط دی تاریخ بیان کریندے۔

سین اسما عیل احمدانی دی کتاب امر کہانی یارے دی ہک مضمون موجود اے خیال ہا۔ صاحب مضمون ہک مشہور اہل قلم اے۔ کتاب دا فنی اتے ادبی حوالے نال سوہنا تنقیدی مضمون ہوسی مگر محسوس تھیے جو ایہ مضمون کہیں نا معلوم ہاراضگی یا بدایت اتے کتاب دے ایج کوں خراب کرن واسطے لکھیا گئے۔ کیا تساں ڈس سگدو۔ جو ایہ جیڈی ڈڈی کتاب تے ایہ جیڈا وڈا ناں، اینجیا مضمون لکھ سگدے۔ کیا ایہ کوئی تحقیقی یا تنقیدی مضمون اکھویا وینج سگدے۔ میڈا خیال ایہ اے۔ آپنے رسالے دا ادبی معیار قائم رکھن لیوں ضروری اے جو ایجھے شخصی کاوڑ دی بنیاد



تے لکھتے ہوئے مضمون نہ چھاپئے ورنہ ناں چنگا اے۔ خود صاحب مضمون لکھتے جو ایسے فقرے  
 عامیہ غیر تنقیدی تے شخصی وی ہن۔ جیہڑا ایہجے مضمون دا خاندہ۔ صاحب مضمون شاید ایہہ گنتری  
 کریندے رہ گئیں۔ جو کیندا ناں بکتلے دفعہ آئے تے کتلا نمبر تے آئے۔ شاید اونداتے اوندے  
 دوستیں دا ناں گھٹ دفعہ یا بعد دے نمبر تے آئے۔ رات واسطے انہیں کون کاوڑ بگی اے  
 جو نیم الدین لغاری دا ناں کیوں آئے۔ کیوں جو او احمدی صاحب دے رشتہ دار ہن۔ بہاول پور  
 دے لوک چانڈن جو سرائیکی تحریک دے آغاز وچ جیٹس لوکیں کم کیتے۔ انہیں وچوں ٹی ای بہاولپوری  
 تے ڈوجھے دوستیں نال نیم الدین لغاری وی ہن۔ اتے انہیں دا ابتدا وچ وی غالباً تعارف دے ناں  
 نال ہک کتابچہ وی چھپیا ہا۔ جیڑھا آدمی ایہ شکل تحریک نال جتلا وقت چل سگدے منیت اے۔  
 اگر بعد وچ کوئی بندہ نیشن چل سگیا تاں اوں کون موقع پرست آکھن افسوسناک گالھ اے۔ اختر  
 بلوچ دی گالھ کیا کزن بجے ایہہ گالھ طے اے جو چپ کر خان بلوچ دی نسبت اوندیاں خدمتاں ہوں  
 زیادہ تے ناقابل فراموش ہن۔ اگر آپنی مجبور ی روزگار دی وجہ کنوں کراچی یا کوئٹہ چلے گئیں  
 تاں اہتاں کون موقع پرست آکھن ڈکھ دی گالھ اے۔ ایہہ حقیقی گالھ اے۔ جو ہک وقت سرائیکی  
 وچ اے ناں معتبر ہن۔ اختر علی خان بلوچ تے اختر رسالہ۔ میڈیا خیال اے اوں ویلے صاحب  
 مضمون سرائیکی دا ناں نہ سٹھریا ہو سی۔

رسول پور دیں ادبی خدمتاں تے وی صاحب مضمون کون ڈکھ اے۔ امر کہاں دے مصنف  
 ترٹے کتاباں سرائیکی ادب وچ ہمیشہ رہن والیاں لکھن۔ جیندے وچ ڈو کون مدارتی ایوارڈ ملے۔  
 اتے ایوارڈ پورے وسیب وچ کہیں پے کون حاصل کے نیں۔ راقم الحروف سترہ سترہ کنوں سرائیکی  
 وچ کم کریندا پے۔ تے ڈواہ کنوں زیادہ کتابیں دا مصنف اے۔ اتے صاحب مضمون کون انکار نہ  
 ہو سکے۔ جو جیریلے راقم الحروف تونسہ دے دانشورین جیندے وچ خود صاحب مضمون شامل ہن ۱۰  
 ناں سرائیکی بارے گالھ کریندا ہا۔ تاں گالھ انہیں دے ہر سیریاں اتوں گزر دیندی ہو سی۔ اتے فدا حسین  
 گاڈی صاحب دا سرائیکی نال دور دا واسطہ وی کے نیں۔ کیا خدمتاں ہن۔ فدا حسین گاڈی دیاں اتلا  
 مضمون وی اوں نیشن لکھتے۔ جتلا اسماعیل احمدانی صاحب کتاباں لکھن۔ لوک سانجھ دی مدارت تارے  
 کول اعزاز کے نیں۔ راقم الحروف لوک سانجھ دے بانیں وچوں اے۔ جیریلے صاحب مضمون دا



کوئی تعلق نہ ہا۔ اتے بنگلہ کورال پورچ صاحب مضمون کون یاد ہو سی جو انہیں سیڈیاں منتاں کتیاں ہن۔  
 جو فدا حسین گاڑی کون صدر بٹایا وچنے۔ اتے لوک سانجھ کرہیاں ادلی کم کیتے۔ کیا تحقیق کیتے۔  
 صرف میلے ٹیلے۔ او وی انہوں دے لوکیں آپنے حوالے نال کیتن۔ لوک سانجھ دا کم صاحب مضمون  
 کوہتہ اے۔ ہک پے دے جنگمیں چکیں اتے قد پورٹ دے سوا ہیا کسے نہ ہا۔ اتے اے جیڈی  
 تنظیم کون تونہ دے نام نہاد استادیں برباد کر ڈتے۔ کرچی پورچ ترقی پسند لوک سانجھ دے  
 دانشوریں جیڑھا کم کیتے۔ او صاحب مضمون کون دی پتہ ہا۔ استاد فدا حسین تے منظر عارف نے  
 پورے پاکستان دے دانشوریں اگپوں سرائیکی وسیب کون ذیل کر ڈتا۔ استاد فدا حسین ہندوستان  
 دے دانشوریں کنوں وی چندہ ددا منگدا ہا۔ اتے ولا ولا داک آوٹ دوا کر نیدا ہا۔ اتے  
 منظر عارف سینڈنگ کمیٹی پورچ مسجانی بیٹھا ہا۔ لوک سانجھ دی اندرونی تاریخ دا اگر لوکیں کون  
 پتہ لگے جو کتھوں ہدایت گبندے ہن۔ تاں او انہیں دے منہ تے۔۔۔۔۔ میں این  
 ساری کہانی دا گواہ ہاں۔ چچھ تاں پوے بھلا پروں کیا پوے۔

تونہ دے دوستیں سرائیکی دے ناں بھلا فائدہ حاصل کیتے۔ اتلا ایس کون فائدہ نہیں ڈتا  
 نوکریاں۔ چندہ۔ ہائی کورٹ پورچ کرتے داخلے۔ برطانیہ پورچ تعلیمیں داخلے کیا کیا؟ ایندے  
 متعلق کم کیا اے۔ اسڈے علاقے پورچ تونہ کمپلیکس ہک بیماری دے طور تے مشہور ہا۔ اے  
 شاید صاحب مضمون کون آگیا ہوئی اے۔ ورنہ پورے سرائیکی وسیب عظیم سرائیکی دانشور موجود  
 ہن۔ وستی وستی۔ گوٹھ گوٹھ۔ اتے انہوں دی کہیں ہک وستی دے ہک اہل قلم دا کم پورے تونہ دے  
 اہل قلم کنوں زیادہ۔ سوائے اقبال سوکری دے۔ ناں اوندا تعلق نہ لوک سانجھ نال اے۔ نہ صاحب  
 مضمون تے استاد فدا نال۔

میں صاحب مضمون کون گزارش کرہیاں جو او آپٹریں کاڈریں کون آپنی حد تائیں رکھن  
 ایس کون سرائیکی ادبی تحریک کون سبوتاژ کرن واسطے استعمال نہ کرن۔ امر کہانی دے خلاف ایس گروہ  
 دی کاڈر شروع کینا اے۔ کجھ لوک سانجھ والے اتلا نادان ہن۔ جو ایہہ سرائیکی تحریک کون آپنی  
 ملکیت سمجھدن۔ انہیں انتہائی بددیانتی نال کوششیں جاری رکھی اے۔ کہ ایہہ تحریک سیاسی نہ ہن  
 لگے۔ کیوں جو اکھنیں کون بچھوں رہا۔ ہدایت ہئی۔ اتے ات واسطے ایہہ ہمیشہ سرائیکی پارٹی نال



لڑے زہن۔ مہرے والے دے میلے تے امر کہانی دا افتتاح ۱۱۔ تے مظہر عارف نے سو  
خدا بلکہ کراہیں۔ سرائیکی دانشوری کون روکھا ۱۲۔ جو کوئی میلے تے نہ دجے۔ اتے ہپٹے خط ۱۳  
جھونڈے انداز نال کتاب دی تفصیک کیتی ہئی۔

لوک سانجھ دا آواز رنوشاہ دی جہا تے تھیا۔ اتھاں مظہر عارف۔ رنوشاہ  
راشم الحسروف تے کئی پے سنگتیں ہن۔ اتھاں نہ گاڈی ۱۴۔ نہ واگھاتے نہ صاحب مضمون۔ بعد چ  
صاحب مضمون اتھاں اچانک بچ گئے تاں سبھ لوک چپ تھی گئے۔ اتے دل دی ہالہ کہیں نہ  
کیتی۔ ایہ بعد چ لوک سانجھ دے مہاندے بن گئے۔ اتے اونڈے اتے قبضہ کر گیدا۔ تے  
لوک سانجھ دا قبضہ مشہور تھی گیا۔ تے دل انھیں دی وجہ کنوں لوک سانجھ رل گئی اتے اونڈا کوئی  
مقصود باقی نہ رہیا۔ سوائے میلے ٹھیلے تے دھاڑوٹ دے لوک سانجھ چرچ شامل کہہ لوکس دا مقصد  
ی ایہو ۱۵۔ جو سرائیکی چرچ تھیون آ لے کم کون سرائیکی دے کم دے ناں تے نقصان پہنچا پاوے اتے  
ہن تائیں ایہو مقصد جاری اے۔ اتے اے مضمون اونڈی کڑی اے۔

میکوں افسوس اے۔ جو میں تہاڈا ہوں وقت ضائع کیتے۔ بہر حال میڈی گزارش  
اے۔ جو خالی کاوڑیں تے مبنی تحریریں نال اپنے رسالے دا ایسج خراب نہ کرو۔ ایندے وچ  
نصب کنوں بالاتر ادب شائع کرو۔ اتے نیک بنیتی تے لکھئے ہوئے تبصرے توڑے اد ادب  
تے سیاسی فکر دے حوالے نال ہودن چھاپو۔ مگر اینکوں ضرور جج کیتا کرو۔ جو ایندے پچھوں کیا مقاصد  
کار فرماہن۔ اگر ممکن ہو دے۔ اتے ہمت دی ہوئے تاں اینکوں ایڈیٹر دی ڈاک وچ چھاپ ڈلو، تاکہ  
مضمون امر کہانی تے لکھن دا پس منظر قاری دے سامنے آوے۔ اتے اسانڈا موقف وی سامنے  
آوے۔ کیوں جو فطری انصاف دے مطابق کہیں کون بغیر سنٹرے کنڈم نہیں کیتا وچ سگدا۔ ات  
اسطے اگر تارین دی عدالت اساکوں نہ سنڈیا تاں امر کہانی دا مصنف بغیر نیٹے گئے کنڈم  
نہیں۔

تہاڈا مخلص

محمد اسلم رسول پوری - جام پور



گرمیوں کا خالص تحفہ فخریہ پیشکش



# نیو بہاولپور مولیٰ چور ہاؤس

فرتج کی بجائے دودھ کی بوتلیں۔ بہاولپوری سوہن حلوانہ۔  
نملو، فرات علاقہ، کھوئے والے مولیٰ چور، شادی بیاہ، سالگرہ اور دیگر تقریبات کیلئے ہماری خدمت حاصل کریں۔  
نیز قیمہ کچوری، بھوسے، گرما گرم ملتے ہیں۔  
محمد صدیق فتح خان بازار بہاولپور،

شادی بیاہ کے موقع پر بیاہ سے نئے کراکری اور ٹینیٹ وغیرہ  
بارےایتھ کرایہ پر حاصل کریں۔

## مقبول ٹینیٹ ہاؤس

انڈرون ڈیرادری گید، بہاولپور



# شعبه سرائیکی داپہ سلا مطالعاتی دورہ



شعبه سرائیکی "پشتواکيڈمی" پشاور وچ ،

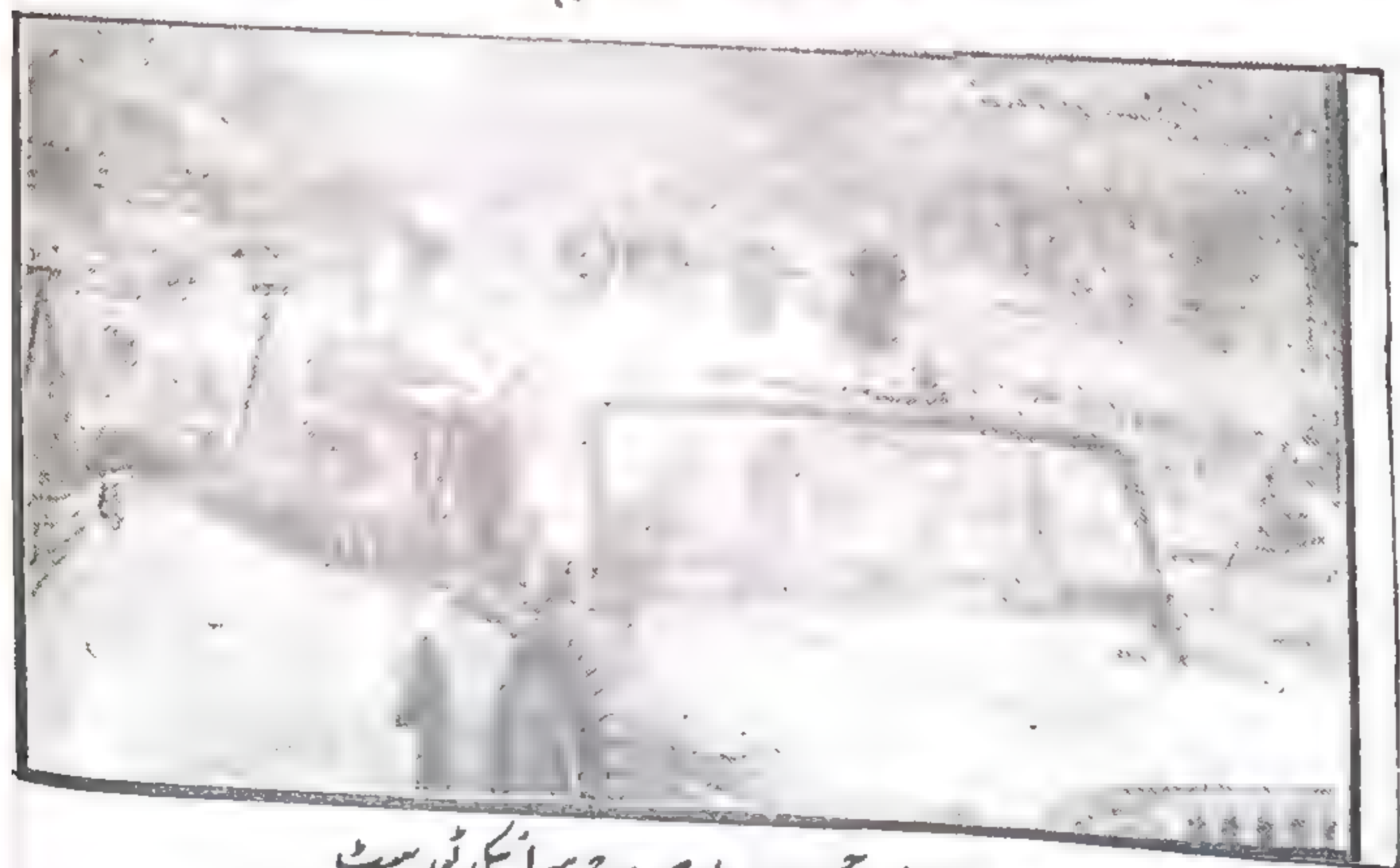


افغانستان دے علاقے کنڑ دی بک پہاڑی ندی ڈاکہ منظر،





شعبہ سرائیکی مری دیاں پہاڑیاں تے



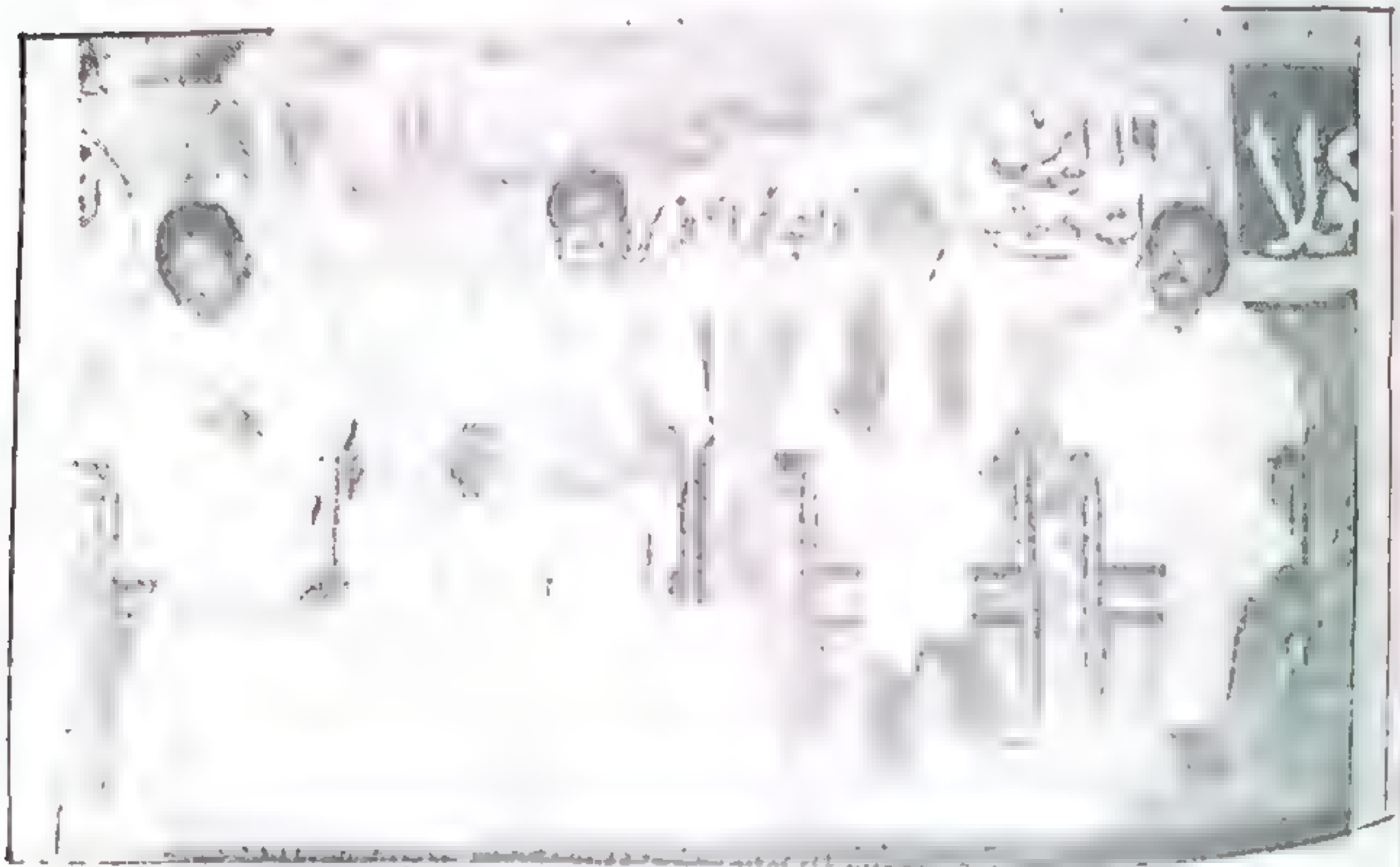
پہترال دہی حسین وادی وچ سرائیکی ٹورسٹ



جشن بہار ال۱۹۹۲ء (تصویری جھلکیاں)



جشن بہار ال۱۹۹۲ء افتتاح میں بشیر احمد کرینڈے ہیں۔



قریبی علاقہ میں سے حاجی اشرف ناصر





جشن بہاراں ۱۹۹۲ء دے محفل مشاعرے مہمان خصوصی مرتضیٰ بیگ برلاس کمشنر بہاول پور



جشن بہاراں ۱۹۹۲ء دے موقع تے میان بشیر احمد تصویر کشی ٹیڈی سے پر



## انتخابات مجلس انتظامیہ ۷۶-۷۵ء

(لائبریری ریکارڈ بمطابق سہ ماہی سرائیکی، جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۳۶ بابت ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ)

سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور دی انتظامیہ واڈوں سالہ انتخاب وڈی خیر خوبی نال تھی گئے۔ تے ہرے امیدوار مستحق طور تے کامیاب کھینے۔۔۔۔۔ اسان نویاں عہدیداراں کو مبارک باد دیندے۔ میں تے امید کریندے میں جو نویں انتظامیہ ہوں آرام اطمینان تے سہولت نال اپڑاں کم کر یسی تے اپڑیں علمی ادب کماں کوں اگوں تے ٹریسی۔

نہیں انتظامیہ دے ممبر صاحبان ایہ ہن۔

صدر	بریگیڈیر سید نذیر علی
نائب صدر	رحم شاہ قریشی
نائب صدر	بنگم جمیلہ الطاف
جنرل سیکرٹری	دلشاد کلاچوی
سیکرٹری	پروفیسر دین محمد شاہ
ناظم مالیات	سائیں غلام محمد
ناظم مطبوعات	نور احمد سیال شہیدی
ناظم تقریبات	سنجہ محمود الحسن
ناظم شعبہ خواتین	بنگم اسلم نذیر

نوٹ: ذیل رہے جو مکران کونسل ویج دلشاد کلاچوی دی جانال تھیں تے ریاض احمد۔۔۔۔۔



## انتخابات مجلس انتظامیہ ۹۳-۹۲ء

سرائیکی ادبی مجلس دے اکین دے مطابق مجلس انتظامیہ دے انتخابات ہر دو سالیں بعد تھیونے چاہیدے ہن۔ چنانچہ سال ۹۳-۹۲ء دے اے انتخابات مورخہ ۲۲ نومبر بروز جمعہ بمطابق جمادی الاول ۱۴۱۲ عصر دے وقت مجلس دے دفتر "جھوک سرائیکی" تے منعقد تھئے۔ جناب سید فیض اللہ شاہ صاحب ممبر نگران کونسل نے نگرانی فرمائی۔ مجلس عاملہ دے کل ۷۱ ممبر حضرات وچوں ۳۸ حاضر ممبران صاحبان نے مندرجہ ذیل عہدیداران دامتقہ انتخاب کیتا۔

صدر	سید دین محمد شاہ
نائب صدر اول	ریاض احمد خاں خاکوانی
نائب صدر دوم	انجم گیلانی
جنرل سیکرٹری	نواز کاوش
ڈپٹی سیکرٹری	اسلم ترین
اسٹنٹ سیکرٹری	رشید قریشی
ناظم شعبہ مالیات	ریاض انجم
ناظم شعبہ مطبوعات	نواز کاوش
ناظم شعبہ تقریبات	فضل حسین ذوق
ناظم شعبہ نشر و اشاعت	قادر مصطفیٰ
ناظم شعبہ قرآن و سنت	قاضی محمد غوث
ناظم شعبہ خواتین	بتول رحمانی

نوٹ: جملہ عہدیداران دی دسمہ واریں بلا معلوضہ تے اہمتری ہن۔



## رپورٹ جشن بہاراں ۱۹۹۲ء

ہر سال دی طرح ایس سال دی سرائیکی ادبی مجلس دے زیر اہتمام تہہ روفہ جشن بہاراں دا انعقاد کیتا گیا۔ ۱۶ اپریل ۱۹۹۲ء کوں شام ساڑھے پنج بجے تقریباً ۱۱ افتتاحی جناب میاں بشیر احمد مینجنگ ڈائریکٹر چوستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور نے کیتا۔ افتتاحی تقریب وچ سرائیکی ادبی مجلس دی کارکردگی پیش کیتی گئی۔ تے بعد وچ مہمان خصوصی میاں بشیر احمد نے تقریر کریندے ہوئے سرائیکی ادبی مجلس دی کارکردگی دی تعریف کیتی تے ادب دی ترویج دے سلسلے وچ تھیوٹن والے ہر کم تے مجلس دی اخطامیہ کون خراج تحسین پیش کیتا۔ بعد وچ انہاں تصویراں تے کتاباں دی نمائش دا افتتاح کیتا۔

۱۶ اپریل دی رات ۸ بجے شعبہ سرائیکی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور دے طلباء و طالبات دے درمیان تقریری مقابلے دا اہتمام کیتا گیا۔ ایس تقریری مقابلے دا عنوان ہئی "سرائیکی وطن دا ماں" ایس تقریب دے مہمان خصوصی شیخ اشرف نامہ زونل چیف جیپ بنک لمیٹڈ بہاولپور ہئاں تے صدارت سرائیکی ادبی مجلس دے صدر دین محمد شاہ نے کیتی۔ ایس تقریری مقابلے وچ پہلے نمبر تے ریاض مجبھی، ڈوجھے نمبر تے ریاض احمد مجبھی، تہہ بجھے نمبر تے ریحانہ رشید۔ چوتھے نمبر تے سجاد حسین آئے۔ ایس مقابلے دے منصفین شیخ جاوید چانڈیو۔ ریاض سندھو، تے شیخ سلیم شہزاد ہن۔ آخر وچ مہمان خصوصی شیخ اشرف نامہ نے تقریر کیتی تے طلباء و طالبات وچ انعامات تقسیم کیتے۔

ڈوجھے ڈینہہ ۱۷ اپریل جمعہ کوں رات نو بجے محفل مشاعرہ دا اہتمام کیتا گیا۔ ایس مشاعرے دی صدارت شیخ مرتضیٰ بیگ برلاسر کمشنر بہاولپور نے کیتی مہمان خصوصی



صاحبزادہ محمد جاوید انور عباسی میئر میونسپل کارپوریشن بہاولپور ہیں۔ ڈوجھے مہمان خصوصی نذیر ناز قائد  
 حزب اختلاف کارپوریشن بہاولپور ہیں۔ اس محفل مشاعرہ وچ جنہاں شاعراں نے شرکت کیتی۔  
 انہاں وچ سئیں نقوی احمد پوری، سئیں ریاض رحمانی، سئیں سفیر لاشاری، سئیں سلیم شہزاد شاگر مجاہد  
 آبادی۔ دلاور۔ محمد بشیر لوکر، امیر بخش دانش، عبدالقادر دای۔ عبدالغادر جہرہ، عرفان عیسیٰ،  
 رانا پیشا لوی۔ قاسم جلال۔ فضل حسین ذوق۔ اتہال بھلول تے راقم الحروف خاص طور تے قابل ذکر  
 ہن۔ بعد وچ صدر محفل سئیں مرتضیٰ بیگ برلاس نے خطاب کیتا تے آپڑاں کلام سنڑایا۔  
 ترنگھے ڈینہہ ۱۸ اپریل بروز ہفتہ رات ۹ وچے لوک موسیقی دا اہتمام کیتا گیا۔ اس محفل  
 دے مہمان خصوصی سئیں میاں بشیر احمد مینجنگ ڈائریکٹر چولستان ڈیپلنٹ اتھارٹی ہن تے  
 انہاں دے علاوہ پاکستان ٹیلی ویژن دے پروڈیوسر سئیں اسلم قریشی نے خاص طور تے  
 شرکت کی۔

محفل موسیقی وچ معروف فن کاراں تے شرکت کیتی۔ جنہاں وچ روزینہ شرف۔  
 عاشق حسین، رمضان حسین، امیر حسین۔ شوکت حسدری۔ غلام رسول باروی، محمد خالد، قدا  
 حسین خاص طور تے قابل ذکر ہن۔  
 اس طرح اے ترے روزہ حسن اختتام کوں پہنچیا۔





## سرائیکی

اپنے وطن کی زبان ہے ۔  
ایک زندہ زبان اسے زندہ رہنا  
چاہیے ۔ ایک وسیع مضمون اور  
چاروں صوبوں میں بولی سمجھی جانے  
والی علاقائی زبان ہے ۔ اشد عا ہے  
ایم اے (سرائیکی) فارغ التحصیل  
نوجوانوں کے لئے بیکپر شپ کی  
آسامیاں پیدا کی جائیں تاکہ ایف  
بی اے کلاسوں میں سرائیکی (نثیری)  
مضمون کی تدریس ہو سکے ۔



# Saraiki

is the language of one fifth of the total (115 million) population of Pakistan. Its home, the Indus Valley, is situated in the central part of Pakistan. This regional language is, therefore, unique in the sense that it is spoken and understood in all the provinces of the country. So it rightly claims to serve as a bridge for mutual understanding and harmony in national affairs, tastes and interests.

By promoting "Saraiki", Saraiki Adbi Majlis is, therefore, contributing with the aim of national glory, and we are proud of it.

New era of activity has set in with the advent of M.A. Saraiki course of studies at Islamia University, Bahawalpur (Sep. 1989) and transmission of "Rut Rangilari", a Saraiki programme from Lahore T.V. Station (April 1990).

We are yet trailing 30 years behind other regional languages such as Sindhi, Punjabi, Pushto and Baluchi.

NEWS BULLETIN IN SARAIKI ON T.V. SCREEN IS THE JUST DEMAND COMING FROM MAJORITY AND REPUTED SOURCES SHOULD VERY KINDLY BE GRANTED AS A RIGHT.